کتاب الفتن

(فتن و آزمائش پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ)

تالیف
مفتی محمد عامر کانپوری
استاذ جامعہ محمودیہ اشرف العلوم اشرف آباد

ناشر
مکتبہ دار العلوم کانپور
نزد مسجد عائشہ کے ڈی اے کالونی
نزد اشرف آباد جاجمؤ کانپور
فون نمبر: 8052649149

کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب............: **کتاب الفتن** (فتن وآزمائش پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ)

تالیف...............: مفتی محمد عامر کانپوری

استاذ جامعہ محمودیہ اشرف العلوم اشرف آباد

تصحیح کنندگان........: محمد عرفان کانپوری ❖ ابوبکر بہار

متعلم جامعہ محمودیہ ❖ متعلم جامعہ محمودیہ

اشاعت اوّل.............: ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰۱۹ء

کمپوزنگ..............: محمد محسن دیوبند: 8057239323 - 9045237896

صفحات...............: 80

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار العلوم کانپور	❖	زمزم بکڈپو دیوبند
مسجد ابوبکر جے کے کالونی کانپور	❖	دار الکتاب دیوبند
مکہ مسجد کے ڈی اے کالونی کانپور	❖	فیصل پبلی کیشنز دیوبند

مکتبہ قاسمی ملک پور کانپور

ناشر

مکتبہ دار العلوم کانپور

نزد مسجد عائشہ کے ڈی اے کالونی

نزد اشرف آباد جاجمؤ کانپور فون نمبر: **8052649149**

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
سخنِ اوّل: حضرت مولانا سفیان صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند...	۸
کتاب الفتن: ایک نظر میں: مولانا سیّد نسیم اختر شاہ قیصر...........	۱۰
پیش لفظ: محدث کبیر، حضرت علامہ نعمت اللہ صاحب اعظمی زیدت معالیکم...	۱۳
ادائے شکر: طریقت حضرت مولانا محمد شکیل صاحب قاسمی...........	۱۵
مقدمہ..............................	۱۶
کتاب الفتن	۱۹
(فتن وآزمائش پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ)	۱۹
حدیث نمبر: (۱)........................	۱۹
حدیث نمبر: (۲)........................	۱۹
حدیث نمبر: (۳)........................	۲۰
حدیث نمبر: (۴)........................	۲۰
حدیث نمبر: (۵)........................	۲۱
حدیث نمبر: (۶)........................	۲۱
حدیث نمبر: (۷)........................	۲۲
حدیث نمبر: (۸)........................	۲۲
حدیث نمبر: (۹)........................	۲۲

حدیث نمبر: (۱۰) ۲۳
حدیث نمبر: (۱۱) ۲۳
حدیث نمبر: (۱۲) ۲۴
حدیث نمبر: (۱۳) ۲۴
حدیث نمبر: (۱۴) ۲۵
حدیث نمبر: (۱۵) ۲۵
حدیث نمبر: (۱۶) ۲۵
حدیث نمبر: (۱۷) ۲۵
حدیث نمبر: (۱۸) ۲۶
حدیث نمبر: (۱۹) ۲۷
حدیث نمبر: (۲۰) ۲۷
حدیث نمبر: (۲۱) ۲۸
حدیث نمبر: (۲۲) ۲۸
حدیث نمبر: (۲۳) ۲۸
حدیث نمبر: (۲۴) ۲۹
حدیث نمبر: (۲۵) ۲۹
حدیث نمبر: (۲۶) ۲۹
حدیث نمبر: (۲۷) ۳۰
حدیث نمبر: (۲۸) ۳۱
حدیث نمبر: (۲۹) ۳۱
حدیث نمبر: (۳۰) ۳۱
حدیث نمبر: (۳۱) ۳۲
حدیث نمبر: (۳۲) ۳۲

حدیث نمبر: (۳۳) ۳۳
حدیث نمبر: (۳۴) ۳۳
حدیث نمبر: (۳۵) ۳۳
حدیث نمبر: (۳۶) ۳۴
حدیث نمبر: (۳۷) ۳۴
حدیث نمبر: (۳۸) ۳۵
حدیث نمبر: (۳۹) ۳۵
حدیث نمبر: (۴۰) ۳۶
حدیث نمبر: (۴۱) ۳۶
حدیث نمبر: (۴۲) ۳۷
حدیث نمبر: (۴۳) ۳۸
حدیث نمبر: (۴۴) ۳۸
حدیث نمبر: (۴۵) ۳۹
حدیث نمبر: (۴۶) ۳۹
حدیث نمبر: (۴۷) ۴۰
حدیث نمبر: (۴۸) ۴۱
حدیث نمبر: (۴۹) ۴۱
حدیث نمبر: (۵۰) ۴۲
حدیث نمبر: (۵۱) ۴۲
حدیث نمبر: (۵۲) ۴۳
حدیث نمبر: (۵۳) ۴۳
حدیث نمبر: (۵۴) ۴۴
حدیث نمبر: (۵۵) ۴۵

حدیث نمبر: (۵٦) ۴۵
حدیث نمبر: (۵۷) ۴۵
حدیث نمبر: (۵۸) ۴٦
حدیث نمبر: (۵۹) ۴۷
حدیث نمبر: (٦۰) ۴۷
حدیث نمبر: (٦۱) ۴۸
حدیث نمبر: (٦۲) ۴۸
حدیث نمبر: (٦۳) ۴۹
حدیث نمبر: (٦۴) ۴۹
حدیث نمبر: (٦۵) ۴۹
حدیث نمبر: (٦٦) ۵۰
حدیث نمبر: (٦۷) ۵۰
حدیث نمبر: (٦۸) ۵۱
حدیث نمبر: (٦۹) ۵۲
حدیث نمبر: (۷۰) ۵۲
حدیث نمبر: (۷۱) ۵۳
حدیث نمبر: (۷۲) ۵۴
حدیث نمبر: (۷۳) ۵۵
حدیث نمبر: (۷۴) ۵٦
حدیث نمبر: (۷۵) ۵٦
حدیث نمبر: (۷٦) ۵۷
حدیث نمبر: (۷۷) ۵۸
حدیث نمبر: (۷۸) ۵۹

حدیث نمبر: (۷۹).. ۵۹
حدیث نمبر: (۸۰).. ۶۱
حدیث نمبر: (۸۱).. ۶۲
حدیث نمبر: (۸۲).. ۶۳
حدیث نمبر: (۸۳).. ۶۳
حدیث نمبر: (۸۴).. ۶۴
حدیث نمبر: (۸۵).. ۶۵
حدیث نمبر: (۸۶).. ۶۵
حدیث نمبر: (۸۷).. ۶۶
حدیث نمبر: (۸۸).. ۶۶
حدیث نمبر: (۸۹).. ۶۷
حدیث نمبر: (۹۰).. ۶۸
حدیث نمبر: (۹۱).. ۶۹
حدیث نمبر: (۹۲).. ۶۹
حدیث نمبر: (۹۳).. ۷۰
حدیث نمبر: (۹۴).. ۷۱
حدیث نمبر: (۹۵).. ۷۱
حدیث نمبر: (۹۶).. ۷۲
حدیث نمبر: (۹۷).. ۷۲
حدیث نمبر: (۹۸).. ۷۳
حدیث نمبر: (۹۹).. ۷۴
حدیث نمبر: (۱۰۰).. ۷۶
مآخذ ومراجع.. ۷۷

سخنِ اوّل

حضرت مولانا سفیان صاحب قاسمی

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

قوس وقزح کی دل فریب رنگینیوں کی طرح آج کے مختلف النوع رنگہائے فتن نیز اس کے مہلک ترین بچشم سرنظر آنے والے نتائج اور تلبیس الحق بالباطل کے گاہ بگاہ مظاہر نے دنیا کی اقوام وملل کی فکری قوتوں اور توانائیوں کو اپنے دجل وفریب کی مضبوط گرفت میں بایں طور جکڑ لیا ہے کہ اگر امتِ مسئلہ کے پاس نظامِ ہدایت کی معرفت اور راہنمائی کے اُصول نہ ہو تو ان اشد ترین جکڑ بندیوں کی گرفت سے فرار اور خلاصی کی بظاہر کوئی دوسری صورت نظر نہیں آتی، اغلب گمان یہ ہے کہ یہی وہ ہلاکت خیز دَور ہے جس کی نشاندہی مختلف ادوار کے مختلف انبیائے کرام نے فرمائی کہ وقوعِ قیامت سے قبل بنی نوعِ انسانی پر ایک انتہائی سخت ترین دجالیت کا دَور آئے گا، بالخصوص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر، مختلف پیرائے میں اس دَورِ پُرفتن کی جانب امت کی توجہ مبذول کرائی، کہیں فرمایا کہ دنیا کے آخری دَور میں فتنے اس طرح برسیں گے جیسے کہ بارش کے قطرات برستے ہیں ایک فتنے کی تباہ کاری کے اثرات ابھی زائل نہیں ہوں گے کہ دوسرا اس سے بڑا فتنہ ظاہر ہو جائے گا کہیں تنبیہ فرمائی کہ فتنوں کے اس دَور میں تمہارا ایمان شدید آزمائش سے دوچار ہوگا، ایک مسلمان ایمان کی سلامتی کے ساتھ صبح کرے گا اور شام اس کی ایمان سے برگشتگی کی شکار ہو جائے گی، غرض کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس مہلک ترین دَور کی جانب متوجہ بھی فرمایا ہے اور اس سے بچنے کے علاج سے بھی آگاہی بخشی ہے، محدثین کرام نے بھی اپنی اپنی جوامع اور مسانید میں ابواب الفتن کے عنوان سے ان احادیث کو روایت فرمایا ہے۔

عزیز مفتی محمد عامر صاحب کانپوری نے کتاب الفتن کی سو احادیث کو ایک کتابچہ کی شکل میں جمع کیا ہے؛ تاکہ ایک عام آدمی کے لیے بھی اس سے استفادہ ممکن اور آسان ہوسکے، بلاشبہ یہ ایک گراں قدر اور لائقِ استفادہ کوشش و کاوش ہے، مرتب موصوف کی اس جدوجہد کے پس پردہ جو نیت صالح کارفرما ہے یقین ہے کہ ان شاء اللہ اس کی ظاہری و معنوی برکات کا ترتب صرف ان ہی کے حق میں نہیں؛ بلکہ جملہ مستفیدین کے حق میں خیر بن کر ظاہر ہوگا۔

بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں حق تعالیٰ عزیز م موصوم کی مبنی بر اخلاص اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرماتے ہوئے ان کے حق میں ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔آمین یارب العالمین

وما توفيقي إلا بالله

محمد سفیان قاسمی

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

مؤرخہ: ۱۷/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ

کتاب الفتن: ایک نظر میں

مولانا سیّد نسیم اختر شاہ قیصر
استاذ تفسیر دارالعلوم (وقف) دیوبند

تمام انبیاء، رسولوں اور پیغمبروں میں جو مقام عظمت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ کائنات میں کسی کو نہیں۔ آپ کی ذاتِ اقدس عالم کے لیے ایک نمونۂ کامل اور بشارتِ غیبی ہے جن کے دامن سے وابستگی کے بعد دنیا اور دین کی تمام دولتیں نصیب بن جاتی ہیں۔ ربِّ کائنات نے اپنے اس آخری پیغمبر کے ذریعے جو آخری پیغام بھیجا وہ قیامت کی ہولناکیوں تک باقی رہنے والا ہے؛ بلکہ ان کی تعلیمات ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گی، ان شاءاللہ۔ انسانیت نے آپ کی ذاتِ والا صفات سے جو رہنمائی پائی ہے اور فلاح کا جو روشن راستہ پایا ہے اس کے سوا کوئی اور راہ اس کے لیے کامیابی کی نوید نہیں بن سکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کا ہر گوشہ، ہر صفحہ، ہر باب انسانیت کی آنکھوں کا سرمہ اور عالم کی رفعتوں کا خوبصورت اور حسین عنوان ہے۔ کیا نہیں ہے ان کی تعلیمات میں؟ مہد سے لے کر لحد تک اسلام اپنے ماننے والے کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے، کسی شاہراہ، کسی دوراہے اور کسی راستہ پر اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتا۔ ہر لمحہ نگرانی اور ہر ساعت تربیت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ رسولِ کائنات نے انسانوں کی سربلندی، سرفرازی کے جو نسخے تجویز فرمائے ہیں اگر وہ ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں تو ناکامیوں، نامرادیوں، محرومیوں، نکبتوں اور تنگیوں کا ہر دروازہ بند

ہو جائے۔ اللہ کے اس آخری پیغمبر کی زبانِ مبارک سے جس موقع پر جو بات ادا ہوئی وہ سچ اور حق کے سوا کچھ بھی نہ تھی۔ حقائق وہ جن کا تعلق ازلی سچائیوں اور اَبدی صداقتوں سے ہے ماضی کے بارے میں آپ نے جو فرمایا وہ بالکل درست بنیادوں پر تھا۔ حال کی جو رونمائی کی، وہ حقیقتوں پر مبنی تھی اور مستقبل کے جن احوال سے واقف کرایا اس میں سوائے سچ کے کچھ بھی نہ تھا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے اُس دَور کے بارے میں بھی جب قیامت قریب ہوگی اور فتنے بارش کی طرح برسیں گے، زمین سے اُبلیں گے، درودیوار سے نکلیں گے۔ اس وضاحت کے ساتھ بتایا اور بیان فرمایا کہ ان میں سے بے شمار کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، ہمارے اطراف و جوانب میں وہ نظر آرہے ہیں، ہمارے گھروں میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کے مہلک اثرات اور نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ بے شمار وہ ہیں جن کا ظہور یقینی طور پر آئندہ زمانے میں ہوگا اور جب سب کا ظہور ہو چکے گا تو وہ وقت آجائے گا جسے قیامت کہا جاتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے اور اسی پر ہم اپنا خاتمہ چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے جو بات ادا ہوئی اور جو بات آپ نے بیان فرمائی وہ ہر صورت میں سامنے آئے گی اور وقوع پذیر ہوگی۔ عالم پر نگاہ ڈالیے آپ کا دل مانے گا اور زبان سے آپ اعتراف کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات سچی اور درست ہے۔

برادر مکرم جناب مولانا مفتی عامر صاحب کانپوری نے اس مجموعہ میں اُن سو احادیث کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق علاماتِ قیامت، آثارِ قیامت یا حقائقِ قیامت سے ہے۔ بلا شبہ انہوں نے محنت کی ہے جس کے لیے وہ دلی مبارک باد کے مستحق ہیں؛ اس سے پہلے برادر مکرم کی محنت کے چند مجموعے دوسرے عنوانات پر منظر عام پر آ چکے ہیں اور مزید کے لیے وہ باعزم ہیں۔ اس سے مولانا محترم کی طبعی اور فطری نیکیوں اور

سعادتوں کا قریبی اندازہ ہوتا ہے؛ ورنہ لکھنے والے لکھ رہے ہیں، اُن کے پڑھنے والے بھی چاہے جتنی تعداد میں ہوں موجود ہیں؛ مگر امت کی رہنمائی کے لیے دین کے راستہ سے لکھنے پڑھنے کا کام انجام دینے والے کم لوگ ہیں اور جو ایسا کر رہے ہیں وہ توفیقِ ربانی سے ہی ممکن ہے۔

اللہ رب العزت ان کی اس محنت کو قبولیت عام عطا فرمائے، اپنے یہاں بھی ان کا حصہ متعین فرمائے اور دنیا میں بھی ان کے لیے مزید سامانِ راحت وتسلی پیدا فرمائے کہ وہ دل جمعی اور اطمینانِ قلبی کے ساتھ کاموں کو انجام دے سکیں۔

مولانا سیّد نسیم اختر شاہ قیصر

استاذ تفسیر دار العلوم وقف دیوبند

پیش لفظ

محدث کبیر، حضرت علامہ **نعمت اللہ صاحب اعظمی** زیدت معالیکم

(استاذ حدیث وتفسیر از ہر ہند اُمّ المدارس دارالعلوم دیوبند)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی أَمَّا بَعْدُ:

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین ہیں اور قیامت تک اب کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کی اُمّت کے ایک فرد ہوں گے، جو نئی شریعت اور نئی کتاب نہیں لائیں گے؛ بلکہ وہ حضور علیہ السلام کی شریعت کے پیروکار ہوں گے؛ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی باقی رہے گی، جو دین کو اس کی اصلی شکل وصورت پر قائم رکھے گی، اور اس دین کی مدافعت ہر زمانہ میں قلم، زبان اور دیگر طریقوں سے کی جاتی رہے گی۔

آپ علیہ السلام کا دَور آخری دَور ہے، جس میں پہلے دَور کی بہ نسبت زیادہ تغیرات اور فتنوں کا ظہور و وقوع ہوگا؛ لیکن آپ علیہ السلام نے آنے والے ان تمام برے بڑے فتنوں کی نشان دہی فرمائی، تاکہ امت فتنوں سے بچنے کی تدبیریں کرتی رہے اور اس سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتی رہے، ان فتنوں کی نشان دہی کرنے کے مقاصد اور فوائد کو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا۔

اس اہم موضوع پر بہت سی کتابیں، محدثین کرام، اور علماء عظام نے تصنیف فرمائی ہیں، ان میں سرفہرست ابونعیم کی ''کتاب الفتن''، علامہ بیہقیؒ کی ''دلائل النبوۃ'' اور دیگر

مختلف حدیث کی کتابوں میں اس سلسلے میں ایک مستقل باب قائم کیا جاتا ہے۔ اور اُردو میں بھی اس سے پہلے کئی کتابیں آچکی ہیں، جیسے: مولانا یوسف صاحبؒ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور مولانا مفتی محمد شعیب اللہ صاحب کی، اب اور ایک کتاب ''کتاب الفتن'' کے نام سے مولانا مفتی محمد عامر کان پوری صاحب کی۔ موصوف کا کام بھی قابلِ قدر ہے، اگرچہ انہوں نے تشریح سے گریز کیا، یہ ان کی خدا ترسی اور حکمتِ عملی کی بات ہوگی؛ لیکن حدیثوں کی تخریج، اس کی ترتیب، اور اس کا مطلب خیز ترجمہ ایک اہم اور مستقل کام ہے۔ موصوف کی اس سے پہلے بھی علم کی فضیلت ۱۰۰ حدیثوں کا مجموعہ کتاب کی شکل میں آچکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ موصوف کی سوچ ،فکر اور کام میں برکت عطا کرے اور مزید کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

اللہ تعالیٰ ان تمام کتابوں کو قبولیت سے نوازے اور ان کتابوں کو تمام شرور وفتن سے امت کے لیے حفاظت کا ذریعہ بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

نعمت اللہ غفرلہٗ

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

۲۶/ جمادی الآخر ۱۴۴۰ھ بہ روز پیر

❍❖❍

ادائے شکر

حضرت اقدس پیر طریقت

حضرت مولانا **محمد شکیل صاحب قاسمی**، کانپوری زیدت معالیکم

امام وخطیب بکر منڈی بڑی عیدگاہ ومسجد چوک صرّافہ مسٹن روڈ کانپور

حامدًا و مُصلِّیًا. أمّا بعد:

شہر کانپور کے نوجوان عالمِ دین مفتی محمد عامر صاحب، ماشاءاللہ علمِ دین کی نشر واشاعت کا خاصا مشغلہ رکھتے ہیں، تدریس وتعلیم کے ساتھ تصنیف وتالیف کا ذوق بھی منجانب اللہ اُنھیں مُیسَّر ہے؛ چنانچہ حال ہی میں اُنھوں نے احادیثِ مبارکہ کے ۱۰۰/حدیثوں پر مشتمل چند مجموعے ترتیب دے کر شائع کیے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک تازہ کڑی ''فِتن وآزمائش پر ۱۰۰/حدیثوں کا مجموعہ'' کے نام سے میرے سامنے ہے، جس میں اُنھوں نے قبلِ قیامت ظاہر ہونے والے فتنوں کی نشاندہی کی ہے؛ تاکہ کتاب کا قاری اُن فتنوں سے باخبر ہوکر خود کو اور دوسروں کو اُن سے بچنے بچانے میں کوشش کرے اور کامیاب ہو؛ دعاء ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں موصوف کی خدمات مقبول و ماجور ہوں۔ آمین

عاجز محمد شکیل قاسمی کانپوری

۷/جُمادی الاُولیٰ ۱۴۴۰ھ

۱۴/جنوری ۲۰۱۹ء پیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُقَدِّمَۃ

فتنے تو ہر دَور میں ہوئے ہیں، ہوتے ہیں اور ہوں گے، کوئی بھی زمانہ اس سے خالی نہیں؛ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں ہیں؛ تاکہ امت کو زندگی کے نشیب وفراز سے واقف کرائیں؛ تاکہ امت اپنی زندگی میں فتنوں کا شکار ہوکر متاعِ زندگی لُٹا نہ دے۔

فتنے تو کئی طرح کے ہوتے ہیں، ان میں سے ایک ظاہری فتنہ اور ایک باطنی فتنہ ہے؛ لیکن ان میں سب سے بڑا فتنہ وہ باطنی فتنہ ہے، جس میں انسان کا دل خراب ہوجاتا ہے، عبادت میں حلاوت محسوس نہیں ہوتی، گھٹ گھٹ کر زندگی گزارنے لگتا ہے۔ ایک فتنہ ظاہری ہے، جیسے: گھر کا فتنہ، اولاد کا فتنہ، مال ومتاع کا فتنہ، عہدہ واقتدار کا فتنہ، ملّی فتنہ، ملکی فتنہ اور آفاقی فتنہ، لہٰذا ان سب فتنوں سے واقف ہونا ہر مسلمان کو ضروری ہے، اسی لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۵۰۰ سال قبل اپنی امت کو ان فتنوں سے آگاہ کردیا تھا۔ اب ہمارا اصل مقصد ان فتنوں سے باخبر رہنا ہے اور دوسروں کو باخبر رکھنا ہے، یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

کچھ سال قبل توفیقِ الٰہی ملی کہ امت کے سامنے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۰۰ احادیثِ مبارکہ کو ہر موضوع پر جمع کیا جائے؛ تاکہ جس طرح امت قرآنِ کریم کی تلاوت سے شرف یاب ہوتی ہے، اسی طرح جس ذات پر یہ قرآن نازل ہوا ہے، اس ذات کی بات کو پڑھنے، یاد کرنے سے بھی فیضیاب ہوں؛ اس لیے راقم نے اپنے طالبِ علمی کے زمانہ میں اس سلسلے میں، علم کے فضائل اور اس کی اہمیت پر ایک رسالہ ''علمی تحفہ''

(علم کی فضیلت اور اس کی اہمیت پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ) تحریر کیا، اللہ کے منشاء و مرضی کے مطابق، اسی لیے اللہ نے اُسے غیر معمولی مقبولیت سے نوازا اور بعض مکاتب و مدارس اور مساجد میں عصر کے بعد، اور کہیں فجر کے بعد ایک ایک حدیث پڑھنے کا معمول بنایا گیا ہے اور کچھ مدرسوں کے طلبہ نے اُسے یاد کرنے کا معمول بھی بنایا ہے، یقیناً اس کو لکھنا، یا پڑھنا اور یاد کرنا توفیقِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں؛ کیوں کہ انسان اپنی ذہانت کی بنا پر بہت کچھ یاد کر لیتا ہے؛ لیکن قرآن اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنا، صرف اپنی ذہانت سے نہیں کر سکتا، جب تک کہ خدا کی توفیق شاملِ حال نہ ہو، اور میرے سارے اکابرینِ امت (ماضی، حال و مستقبل) کا تجربہ و مشاہدہ ہے کہ کلام اللہ اور احادیثِ مبارکہ کو یاد کرنے سے علم کے دریچے کھلتے ہیں، ذہانت و فطانت کی لہر دوڑتی ہے، عام و خواص میں مقبولیت عطاء ہوتی ہے، بالخصوص آخرت کی منزل بحسن خوبی آسانی کے ساتھ گزرتی ہے، اللہ کی رضا ہماوقت شاملِ حال رہتی ہے؛ اس لیے ہر مسلمان کو ایک ایک حدیث پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے، بالخصوص طلبہ عزیز سے والہانہ و دردمندانہ راقم درخواست کرتا ہے کہ ایک ایک حدیث کو روزانہ حفظ یاد کرنے کا اپنا معمول بنانا چاہیے، اس سے دنیا میں بھی ترقی ہوگی اور آخرت میں بھی۔

اس سے علم و دانش کی راہیں ہموار ہوں گی، لکھنے، پڑھنے، سوچنے کا شوق و جذبہ موجزن ہوگا، فہم فراست کے دریچے کھلیں گے؛ لیکن کچھ عرصے سے یہ سلسلہ کسی مشغولیت و مصروفیت کی بنیاد پر رُک گیا تھا؛ لیکن پھر یہ سلسلہ شروع کیا، احادیث کی تخریج تو مسلسل رہتی ہے، پر مرتب انداز میں ایک جگہ جمع کرنا نہیں ہو پاتا تھا، اب پھر سے یہ سلسلہ شروع کیا ہے، یہ رسالہ اسی کی ایک کڑی ہے، جو کتاب الفتن (فتن و آزمائش پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ) کے نام سے ہے، بامحاورہ و مطلب خیز ترجمہ کے ساتھ ہے۔

احادیث کی تشریح سے بندہ نے گریز کیا ہے؛ کیونکہ میں اس کا اہل نہیں، یہ کام بڑے حضرات کا ہے جن کو اللہ نے فہمِ حدیث کی حساسیت عطا کی ہے۔ میرے اس رسالہ کا مقصد صرف یاد کرنا اور پڑھنا ہے اور آخرت میں باعمل عالم بنا کر اُٹھائے جانے کا ہے۔

ترجمہ کے ساتھ احادیث کا مطلب بھی مختصر انداز میں واضح کر دیا ہے؛ لیکن تفصیلی تشریح کے درپے نہیں ہوئے اور آئندہ بھی ان شاءاللہ "کتاب الزہد" پر ۱۰۰ احادیث کا مجموعہ اسی نہج پر پیش کریں گے۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ اے اللہ! اِس کتاب کو تمام امت کے لیے نفع بخش بنائیں اور اس راقم کو اپنے نیک اور مقبول بندوں کے زُمرے میں شمار فرمائیں، آمین۔

محمد عامر کانپوری

۲۰/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۰/نومبر ۲۰۱۸ء

بروز پیر

کتاب الفتن

(فتن وآزمائش پر ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ)

حدیث نمبر: (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَحُجُّ أَغْنِيَاءُ أُمَّتِيْ لِلتَّنَزُّهِ، وَأَوْسَاطُهُمْ لِلتِّجَارَةِ وَقُرَّاءُهُمْ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، فُقَرَاءُهُمْ لِلْمَسْئَلَةِ''.

(أخرجه أبو الفرج، كذا في أمّ القرىٰ للحافظ محب الطبرى)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے مالدار لوگ سیر وتفریح کی نیت سے حج کریں گے، اور درمیانہ درجہ کے لوگ تجارت کے لیے اور قاری ریاء وشہرت کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے لیے۔

حدیث نمبر: (۲)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، وَاِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ، وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهٖ ط وَتَعَطُّفًا عَلٰى بَابِهٖ لَقِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا، لَقِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان وأبو نعيم في الحليّة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا طلب کی حلال اور سوال سے بچنے کے لیے اور اپنے بچوں کی مدد کے لیے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لیے، تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا؛ مگر جو شخص دنیا طلب کرے، اگرچہ وہ حلال ہو، مالدار بننے کے لیے، فخر کرنے کے لیے، دکھانے کے لیے، وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔

حديث نمبر: (۳)

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ، إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ.'' قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ''كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلِمُ مِنَ الذُّنُوْبِ''.

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا کوئی ایسا شخص ہوسکتا ہے جو پانی پر چلے، پھر اس کے پیر تر ہوکر نہ رہیں، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا کوئی شخص بھی نہیں ہوسکتا، فرمایا: تو پھر یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ آدمی دنیا دار ہو اور پھر گناہوں سے صاف بچ سکے۔

حديث نمبر: (۴)

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ، وَقَالَ: لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلُ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ، مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ، فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّهٗ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ، وَقَالَ: اَلْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ.

(رواه في شرح السنة)

ترجمہ: حضرت سفیان ثوریؒ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: اگرچہ پہلے زمانہ میں جو لوگ مال طلب کرتے تھے، وہ بادلِ نخواستہ اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے طلب کرتے تھے؛ لیکن آج یہ مؤمن کی ڈھال ہے، سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: اگر یہ درہم و دنانیر نہ ہوتے تو بادشاہ ہم لوگوں کو اپنا رومال بنالیتے۔ اور فرمایا: جس شخص کے پاس درہم ودینار ہو اس کو چاہیے کہ صحیح طرح خرچ کرے؛ کیونکہ وہ زمانہ ہے کہ اگر وہ محتاج ہوا تو سب سے پہلے وہ ہی شخص اپنے دین کو بیچ دے گا، پھر فرمایا: حلال مال فضول خرچی کو برداشت ہی نہیں کرتا (یعنی حلال کمانے والا فضول خرچی نہیں کرتا)۔

حدیث نمبر: (۵)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلٰى الْيَمَنِ قَالَ: ''إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ.

(رواه أحمد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا، تو یہ نصیحت فرمائی کہ دیکھنا عیش پرستی سے بچتے رہنا، کہ جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں وہ عیش پرست نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر: (۶)

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ، رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ''.

(رواه أحمد)

ترجمہ: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوگیا، اللہ تعالیٰ تھوڑے سے عمل پر اس سے راضی ہوجائے گا۔

حدیث نمبر: (۷)

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''إِثْنَتَانِ يَكْرَهُمَا ابْنُ اٰدَمَ. تَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ. (رواہ أحمد)

ترجمہ: حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو ابن آدم بُرا سمجھتا ہے: ایک موت ہے، جس کو وہ پسند نہیں کرتا ہے؛ حالانکہ مؤمن کے لیے فتنے میں مبتلا ہونے سے موت بہتر ہے، دوسری چیز مال کی قلت ہے کہ ابن آدم اس کو بھی پسند نہیں کرتا؛ حالانکہ مال کی قلّت اس کے حساب میں سہولت کا سبب ہے۔

حدیث نمبر: (۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ، وَلَاتَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَأَبْدَرُ أَنْ لَّاتَزْدَرُوْا نِعْمَةَاللّٰهِ عَلَيْكُمْ''. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے شخص کو دیکھا کرو اور اپنے سے بڑی حیثیت والے شخص پر کبھی نظر نہ کیا کرو۔ اس طریقے سے تمہارے لیے زیادہ آسان ہوجائے گا کہ جو نعمتیں اللہ کی تمہارے اوپر ہیں تم ان کی تحقیر نہ کرسکو۔

حدیث نمبر: (۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ، فَقَالَ: ''كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ'' وَكَانَ اِبْنُ عُمَرَؓ يَقُوْلُ: ''إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَاتَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ، فَإِذَاأَصْبَحْتَ

فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ''.

(رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: دیکھو! دنیا میں اس طرح بسر کرنا گویا کہ ایک مسافر ہو اور مسافر بھی وہ ہو جو راہ طے کر رہا ہو۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں جب شام ہو تو صبح کی اُمید نہ رکھو، اور جب صبح ہو جائے تو شام کی اُمید نہ رکھو، اور اپنی تندرستی کے زمانے میں اپنے مرض کے لیے اور اپنی زندگی میں موت کے لیے اعمالِ صالح جمع کیا کرو۔

حدیث نمبر: (۱۰)

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: ''جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّ النَّاسُ''. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابوالعباس سہل بن سعدؓ سے روایت ہے: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: یا رسولا اللہ! مجھ کو کوئی ایسی بات بتا دیجیے کہ جب میں وہ کرلوں تو خدا تعالیٰ مجھ سے محبت فرمانے لگے، اور سب لوگ بھی مجھ سے محبت رکھنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے تو بے تعلق ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے حال پر تو نظر نہ کر وہ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

حدیث نمبر: (۱۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِكًا، وَسُئِلَ: أَيُّ شَيْءٍ؟ أَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: ''طِيبُ الْكَسْبِ، وَقِصَرُ الْأَمَلِ''.

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت زید بن الحسینؓ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے پوچھا گیا: دنیا سے

بے رغبت ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو میں نے سنا کہ انھوں نے یہ جواب دیا کہ دنیا سے بے رغبت ہونے کا مطلب یہ ہے: حلال مال کمانا اور بڑی بڑی اُمیدیں نہ لگانا۔

حدیث نمبر: (۱۲)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ أَبِيْ خَلَّادٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو خلّاد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی اللہ کے بندے کو تم دیکھو، کہ اس کو دنیا سے بے تعلقی، اور کم گوئی کی دولت نصیب ہوگئی ہے، تو اس کے پاس جا کر بیٹھا کرو؛ کیونکہ اس کے دل میں حق تعالیٰ کی جانب سے حکمت اور دینی فلاح کی بات ڈالی جائیں گی (جن سے تمہارے قلوب روشن ہوں گے)۔

حدیث نمبر: (۱۳)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهِ، وَانْطَلَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا، وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ جب کوئی بندہ دنیا سے بے تعلق ہوجاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ضرور حکمت کی نعمت ڈال دیتے ہیں۔ اور اس کی زبان سے کلماتِ حکمت نکلنے لگتے ہیں، اور دنیا کے سب عیوب اس پر کھول دیے جاتے ہیں، اس کا روگ بھی اور اس کے شفا کے طریقے بھی، اور دنیا کی مضرّت سے اس کو بچا کر سلامتی کے وطن (جنت) میں لے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر: (۱۴)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ، مَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ''. (رواه أبو نعيم في الحلية)

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ انسان کا رزق اس کے پیچھے پیچھے اس طرح لگا رہتا ہے، جیسے اس کی موت اس کے پیچھے لگی رہتی ہے۔

حدیث نمبر: (۱۵)

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ''. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور عمر میں برکت ہو، اس کو چاہیے کہ اپنے قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

حدیث نمبر: (۱۶)

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ! ''إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ؛ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا''.

(رواه ابن ماجة، والدارمي والبيهقي في شب الإيمان)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ! دیکھو معمولی معمولی گناہوں سے بہت خبردار رہنا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان پر بھی باز پُرس کرنے والا مقرر ہے۔

حدیث نمبر: (۱۷)

عَنْ مُعَاوِيَةَؓ، إِلٰى عَائِشَةَ، أَنِ اكْتُبِيْ إِلَيَّ كِتَابًا، تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ، فَلَا

تُكْثِرِي؛ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ. أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَيَ اللّٰهُ بِسَخَطِ النَّاسِ. كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ. وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَيَ النَّاسَ. بِسَخْطِ اللّٰهِ. وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. (رواه الترمذي)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ آپؓ مجھے کوئی نصیحت لکھ کہ بھیج دیں، جو مختصر ہو اور زیادہ طویل نہ ہو، انھوں نے سلام مسنون کے بعد یہ کلمات لکھ کر بھیج دیے: ”حمد وصلاۃ کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے غم ہو کر لگا رہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کی خوشنودی کی فکر سے اس کو بے غم فرمادے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناخوشی سے بے فکر ہو کر لوگوں کی خوشی میں پڑا رہے، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دے گا اور پھر وہ اس سے کبھی خوش نہ ہوں گے۔ والسلام

حدیث نمبر: (۱۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ. فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا. وَالسَّخَطِ. وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى. وَالْفَقْرِ. وَالْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ. وَ شُحٌّ مُطَاعٌ. و إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں، جو آدمی کو نجات دینے والی ہیں، تین باتیں ایسی ہیں جو ہلاک کرڈالنے والی ہیں، جو چیزیں نجات دینے والی ہیں وہ کھلے اور اچھے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ

کا خوف اور سچی بات کہنا، خوشی کی حالت میں بھی اور غصّہ کی حالت میں بھی، اور میانہ روی، فراغت میں بھی، اور تنگ دستی میں بھی، جو چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، وہ ہیں خواہشاتِ نفسانی، جن کے پیچھے لگا رہے، اور ایسا بخل جس کے تقاضوں پر چلتا رہے، اور آدمی کے اپنے نفس میں خود بینی اور یہ تیسری چیز آدمی کے لیے سب سے زیادہ مہلک ہے۔

حدیث نمبر: (۱۹)

عَنْ عُمَرَ ؓ، قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوا! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ''مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ، رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ، وَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ. وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ، وَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ، حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ، أَوْ خِنْزِيرٍ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ نے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا: لوگو! تواضع کی عادت ڈالو؛ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص تواضع اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو معزز بنادے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی نظروں میں تو چھوٹا رہے گا؛ لیکن لوگوں کی نظروں میں بڑا شمار ہوگا، اور جو شخص بڑا بنے گا اور تکبر اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کردے گا، پھر وہ اپنے خیال میں بڑا رہے گا؛ مگر لوگوں کی نظروں میں ذلیل رہے گا اور ایسا ذلیل رہے گا کہ ان کے نزدیک وہ کتّے اور سوّر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔

حدیث نمبر: (۲۰)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ رضي الله عنه، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ، كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت بہز بن حکیمؒ، روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ غصہ ایمان (کا مزا) اِس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کا۔

حدیث نمبر: (۲۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''اَلْإِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ. نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ. وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ. نِصْفُ الْعَقْلِ. وَحُسْنُ السُّؤَالِ. نِصْفُ الْعِلْمِ''. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا، یہ آدھی معیشت ہے، اور لوگوں کے ساتھ محبت سے رہنا، یہ نصف ہوشیاری ہے، اور سلیقہ کا سوال کرنا، یہ نصف علم ہے''۔

حدیث نمبر: (۲۲)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَاذَرٍّ! ''لَا عَقْلَ. كَالتَّدْبِيْرِ. وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ. وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ''.

(رواه أحمد والترمذي)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذرؓ! انجام بینی اور حسنِ تدبیر سے زیادہ عقل کی کوئی بات نہیں، اور گناہوں سے بچنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں اور حسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز شرافت کی نہیں۔

حدیث نمبر: (۲۳)

عَنِ ابْنِ سَعِيْدٍ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''لَا حَلِيْمَ إِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ. فَلَا حَكِيْمَ. إِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ''. (رواه أحمد والترمذي)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان ٹھوکر کھائے بغیر بردبار نہیں بن سکتا اور تجربہ کے بغیر حکیم نہیں ہوسکتا''۔

حدیث نمبر: (۲۴)

عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْأَوَّلُ، فَالْأَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ، كَحُفَالَةِ السَّعِيْرِ، أَوِالتَّمْرِ، لَايُبَالِيْهِمُ بَالَةٌ. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت مِرداس الاسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگ ایک ایک کر کے، اُٹھتے چلے جائیں گے، یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے، جو اُن کی نسبت سے ایسے ہوں گے جیسے جَو کی بُھوسی یا ردّی کھجوروں کے چھلکے، جن کی اللہ کی ذات پاک کو کوئی پروا نہ ہوگی۔

حدیث نمبر: (۲۵)

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: ''وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى، يَعْنِيْ قَتْلَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِيْ الْحَرَّةَ، فَلَمْ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ، وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ''. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا فتنہ پیش آیا، یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت، تو اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی نہ بچا، اس کے بعد دوسرا فتنہ پیش آیا، یعنی جنگ حرّہ تو اصحابِ حدیبیہ میں سے کوئی شخص باقی نہ رہا، اس کے بعد تیسرا فتنہ پیش آیا تو پھر وہ ختم ہونے نہ پایا کہ، اس نے لوگوں میں کچھ بھی جان باقی نہ چھوڑی (یعنی قرنِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ختم ہوگیا)۔

حدیث نمبر: (۲۶)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ، إِذَا رُأُوْ ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ، الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُعَوِّقُوْنَ، بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْمَاعُوْنَ، اَلْبُرَآءَ الْعَنَتَ'' (رواه أحمد والبيهقي)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن غنم واسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے خاص نیک بندے وہ لوگ ہیں، جن پر نظر پڑے تو فوراً خدا یاد آجائے اور بندوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں، جو دوسروں کی چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور مخلص دوستوں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، اور بے گناہوں کو مصیبت میں پھنساتے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر: (۲۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ، قَالَ: ''مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ، أَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَافَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَانَقَصَ قَوْمُ الْمِكْيَالَ، وَالْمِيْزَانَ، إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَاحَكَمَ بِغَيْرِ حَقٍّ، إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، فَلَاخَفَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ، إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ.

(رواه مالكؒ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم کھلم کھلّا خیانت کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خوف و ہراس ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں عام طور پر زنا کی عادت پڑ جائے تو وہ کثرت کے ساتھ موت کا شکار بنتی ہے، اور جب کوئی قوم ناپ تول میں گڑبڑ شروع کرتی ہے تو رزق سے محروم کردیجاتی ہے اور جب کچھ قوم کی ناحق فیصلوں کی عادت ہوجاتی ہے تو اس میں باہمی خوں ریزی کی وبا پھیل جاتی ہے اور جب کسی قوم کو غدّاری اور بدعہدی کی عادت پڑ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو اس پر مسلّط کردیتا ہے۔

حدیث نمبر: (۲۸)

عَنْ جَابِرٍؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ''. (رواه البيهقي في الإيمان)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانا، دل میں اس طرح نفاق کو اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو''۔

حدیث نمبر: (۲۹)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ، وَشَفْقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوْكِ. (رواه الترمذي)

ترجمہ: حضرت جابرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کا خوگر ہوگا، اس کی موت کے وقت اس کی جان بڑی سہولت سے نکلے گی: کمزوروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، اور اپنے والدین پر شفقت کرنا اور اپنے غلاموں پر احسان کرنا۔

حدیث نمبر: (۳۰)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَمَالِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدَيْ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ بِالرَّحْمَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ''.

(روه أبو نعيم في الحلية)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ خبردار کرتا ہے کہ میں خدا ہوں میرے سوا خدا اور کوئی نہیں، بادشاہوں کا مالک ہوں اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، دنیوی سب بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، تو یاد رکھو کہ جب میرے بندے میری فرماں برداری کرتے ہیں، تو میں بادشاہوں کے دل، اُن کی محبت وشفقت سے بھر دیتا ہوں (تو وہ اپنی رعایا سے محبت کرنے لگتے ہیں) اور جب میرے بندے میری نافرمانی پر کمربستہ ہوجاتے ہیں، تو میں ان کے دلوں کو پھیر کر ان کے دلوں میں غصّہ، ناراضگی اور سختی ڈال دیتا ہوں، تو پھر وہ بادشاہ ان کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں؛ لہٰذا تم اپنے بادشاہوں پر بددعاؤں کے بیکار مشغلے میں نہ لگے رہو؛ بلکہ سب سے پہلے اپنی اصلاحِ حال کی طرف توجہ کرو، تاکہ ان کی ظالمانہ حرکات سے میں خود تمہارے لیے کافی ہوجاؤں۔

حدیث نمبر: (۳۱)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِؓ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''حُبُّكَ الشَّيْءَ، يُعْمِي وَيُصِمُّ''. (رواه أبوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد رمایا: کہ محبت بھی عجیب بلا ہے، آدمی کو اندھا و بہرا بنا دیتی ہے۔

حدیث نمبر: (۳۲)

عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِؓ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''إِنَّ إِبْلِيْسَ، قَالَ: ''أَهْلَكْتُهُمْ بِالذُّنُوْبِ فَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ وَلَايَسْتَغْفِرُوْنَ''. (الترغيب والترهيب)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ابلیس نے کہا ہے کہ گناہ کراتے کراتے آدمیوں کی کمریں میں نے توڑ دیں، اور توبہ

کر کے انھوں نے میری کمر توڑ دی، جب میں نے یہ مصیبت دیکھی تو میں نے ان کو بدعتوں میں پھنسا دیا، تاکہ وہ یہی سمجھتے رہیں کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں؛ اس لیے توبہ ہی نہ کرنے پائیں۔

حدیث نمبر: (۳۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرٌ مِّمَّنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

(رواه البيهقي في شعب الإيمان والحاكم مستدرك)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان دار آدمی تو وہ ہے جو مجسّم پیکر محبت ہو، جو شخص کسی سے اُلفت نہ رکھے اور نہ اس سے کوئی الفت رکھے یاد رکھو! کہ اس میں بھلائی کی بُو بھی نہیں۔

حدیث نمبر: (۳۴)

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّؓ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: اِصْبِرُوْا؛ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ، حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدیؓ سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کے شدید مظالم کی شکایت کرنے لگے، اس پر انھوں نے فرمایا: صبر کرو؛ کیونکہ میں نے تمہارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ ہر زمانہ جو بعد میں آنے والا ہے وہ پہلے زمانہ سے بدتر ہوگا۔

حدیث نمبر: (۳۵)

عَنْ أَنَسٍؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''إِنَّ الْعَبْدَ

لِيَمُوْتَ وَالِدَاهُ، أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا، حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَرًّا. (رواه البيهقي في شب الإيمان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی ایسا اتفاق ہوجاتا ہے کہ بندہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کا نافرمان ہوتا ہے، اور اس کے والدین کا اسی حالت میں انتقال ہوجاتا ہے، اور بات ہاتھ سے نکل جاتی ہے، اب اگر وہ برابر ان کے لیے استغفار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو فرماں بردار اولاد میں شمار کرلیتا ہے۔

حدیث نمبر: (۳۶)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا، فِيْ صَخْرَةٍ لَّا بَابَ لَهَا، وَلَا كُوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ''. (رواه البيهقي)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص ایسے پتھر کے اندر بیٹھ کر جس میں کوئی دروازہ نہ اور کوئی سوراخ نہ ہو، نہ چھوٹا نہ بڑا، کوئی بھی عمل کرے گا، تو وہ لوگوں پر ظاہر ہوکر رہے گا، خواہ وہ عمل اچھا ہو یا بُرا۔

حدیث نمبر: (۳۷)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''تَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ، أَقْوَامٌ، إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، أَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ''ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ''. (رواه أحمد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ظاہر پرست اور صرف نمائش کے

بندے ہوں گے اور اصلاحِ باطن کے دشمن ہوں گے۔ اس پر کسی سائل نے عرض کیا: ایسی غلط باتیں کیوں کر ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا: یا کسی کی خوشامد کے لیے، اور کسی کے ڈر کے مارے (یعنی خدا کی رضا جوئی اور اس کے خوف کا خیال کسی کے دل میں نہ ہوگا)۔

حدیث نمبر: (۳۸)

عَنْ أَنَسٍؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ، غَضَبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ. (رواه البيهقي)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی فاسق آدمی کی تعریفیں کی جاتی ہیں، تو پروردگارِ عالم کو اتنا غصّہ آتا ہے کہ عرشِ عظیم اس کی وجہ سے کانپ اُٹھتا ہے۔

حدیث نمبر: (۳۹)

عَنِ الْمِقْدَامِش بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا! إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، أَلَا! يُوْشِكُ رَجُلٌ شَعْبَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ، يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ! فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

(رواه أبو داؤد و ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کی (واجب الاطاعت وحی) بھی دی گئی ہے (جسے "سنت" کہا جاتا ہے) آگاہ رہو! عنقریب کوئی پیٹ بھرا اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے، (جو تکبر کی علامت ہے) متکبرانہ (انداز میں) کہے گا: لوگو! صرف اس قرآن (پر عمل) کو لازم سمجھو، جو چیز تمہیں

اس میں حلال ملے، بس اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ملے اسی کو حرام سمجھو، قرآن فہمی کے لیے سنت سے مدد نہ لو؛ حالاں کہ (موٹی بات ہے کہ) رسول اللہ ﷺ (حلال وحرام اور جائز وناجائز کا جو فیصلہ فرماتے ہیں، وہ بہ حکم الٰہی ہوتا ہے) اس لیے آپ ﷺ نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا، وہ بھی اسی طرح واجب الاحتراز ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیز (مگر تکبر اور غباوت کی وجہ سے، اتنی موٹی بات کو نہیں سمجھے گا)۔

حدیث نمبر: (۴۰)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَهٗ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ، قَالَ: لَا مَا صَلُّوْا، لَا مَا صَلُّوْا، أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ ان میں بھلی باتوں کے ساتھ بُری باتیں بھی ہوں گی، اب جس شخص نے ان کی بُری باتوں کا انکار کر دیا، وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا اور جو دل ہی دل میں کڑھتا رہا، وہ بھی بچا رہا؛ لیکن جو ان کی بُری باتوں پر خوش ہوا اور ان کے ساتھ ساتھ رہا (وہ ہلاک ہوا) کھڑے ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں، جب تک کہ وہ لوگ نمازیں پڑھتے رہیں۔

حدیث نمبر: (۴۱)

عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ، كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّبِيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ

اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ. قَالَ: قَائِلٌ. يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاالْوَهْنُ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ'' (رواه أبو داؤد والبيهقي)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ وقت قریب ہے کہ تمہاری مثال اس پیالہ کی سی ہوگی، جس میں تیّار شدہ کھانا موجود ہو، اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو یہ کہہ کر دعوت دیں کہ آؤ کھاؤ! اس کو کھاؤ، اس پر ایک شخص نے تعجب سے کہا، لوگوں کو یہ اس لیے ہوگی کہ ہماری تعداد اس زمانہ میں بہت کم ہوجائے گی؛ آپؐ نے فرمایا: نہیں نہیں، اس دن عدد کے لحاظ سے تم بہت ہوگے؛ لیکن تمہاری حالت خس وخاشاک کی سی ہوجائے گی، جو بارش کے بہتے ہوئے پانی کے اوپر تیرتا نظر آتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے (تمہاری بداعمالی کی بدولت) تمہارا خوف اور رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ''الوہن'' کا روگ ڈال دے گا۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ! ''الوہن'' کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ دنیا کی محبت اور موت کا خوف۔

حدیث نمبر: (۴۲)

عَنْ أَبِيْ سَعِيدِ اِلْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ. حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ. قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. قَالَ: فَمَنْ''. (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ایسا ہوگا کہ تم اگلی اُمتوں کے طریقوں کی پیروی کروگے بالشت برابر ذراع برابر (یعنی بالکل ان کے قدم بہ قدم چلے گے) یہاں تک کہ اگر وہ گھسے ہوں گے گروہ کے بل میں تو اس میں بھی تم ان کی پیروی کروگے، عرض کیا گیا کہ اے خدا

کے رسول! کیا یہود ونصاریٰ (مراد نہیں؟) آپؐ نے فرمایا تو اور کون؟۔

حدیث نمبر: (۴۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: ''شَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَكَ'' وَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِذَا بَقِيتَ حُثَالَةٌ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ، وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا. فَصَارُوْا هٰكَذَا قَالَ: فَكَيْفَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ مَاتَعْرِفُ وَتَدَعُ مَاتُنْكِرُ وَتَحْبِلُ عَلٰى خَاصَّيْكَ، وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَهُمْ. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیں اور (مجھ سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو! تمہارا اس وقت کیا حال اور کیا رویہ ہوگا جب صرف ناکارہ لوگ باقی رہ جائیں گے۔ ان کے معاہدات اور معاملات میں دغا فریب ہوگا اور ان میں (سخت) اختلاف ہوگا اور وہ باہم اس طرح گتھ جائیں گے (جیسے میرے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں سے گتھی ہوئی ہیں) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر مجھے کیسا ہونا چاہیے؟ یا رسول اللہ! (یعنی اس فساد عام کے زمانے میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بات اور جس عمل کو تم اچھا اور معروف جانو اس کو اختیار کرلو اور جس کو منکر اور بُرا سمجھو اس کو چھوڑ دو اور اپنی پوری توجّہ اپنی ذات پر رکھو (اور اپنی فکر کرو) اور ان ناکارہ و بے صلاحیت اور آپس میں لڑنے بھڑنے والوں سے اور ان عوام سے تعرض نہ کرو۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر: (۴۴)

(۴۴) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (رواه البخاري)

ترجمه: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ ایسے زمانہ ہوگا ایک مسلمان کا اچھا مال بکریوں کا ہو جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش والی وادیوں کی تلاش کرے اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگ جائے۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر: (۴۵)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ. (رواه الترمذي)

ترجمه: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے ایک وقت ایسا آئے گا کہ صبر واستقامت کے ساتھ دین پر قائم رہنے والا بندہ اس وقت اس آدمی کے مانند ہوگا جو ہاتھ میں جلتا ہوا انگارہ تھام لے“۔

حدیث نمبر: (۴۶)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ نَجَا. (رواه الترمذي)

ترجمه: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس وقت ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی اس زمانے میں احکامِ الٰہی کے (بڑے حصہ پر) عمل کرے صرف دسویں حصہ پر عمل ترک کردیں اس کا جس کے بارے میں حکم دیا گیا، تو وہ ہلاک ہوجائے گا، اور بعد میں ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جو کوئی اُس زمانے میں احکامِ الٰہی کے صرف دسویں حصہ پر عمل کرے گا وہ نجات کا مستحق ہوگا“۔

حدیث نمبر: (۴۷)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ الْيَوْمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَىٰ وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. (رواه ترمذي)

ترجمہ: محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہتے ہیں ایک ایسے صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے جنھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے خود (یہ واقعہ) سنا تھا کہ، ہم لوگ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کعب بن عمیرؓ اس حالت اور ہیئت میں سامنے آگئے کہ ان کے جسم پر بس ایک (پھٹی پرانی) چادر تھی جس میں کھال کے ٹکڑوں کے پیوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو آپؐ کو رونا آگیا ان کا وہ وقت یاد کر کے جب وہ عیش وتنعم کی زندگی گزارتے تھے اور ان کی (فقروفاقہ) کی موجودہ حالت کا خیال کر کے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بتلاؤ) اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم میں کے لوگ صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلیں گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہن کر اور (کھانے کے لیے) ان کے آگے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اُٹھایا جائے گا اور تم اپنے مکانوں کو اس طرح لباس پہناؤ گے جس طرح

کعبۃ اللہ پر غلاف ڈالا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، حضرت ہمارا حال اس وقت آج کے مقابلے میں بہت اچھا ہوگا ہمیں اللہ کی عبادت کے لیے پوری فراغت اور فرصت حاصل ہوگی، محنت و مشقت اُٹھانی نہیں پڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم آج اُس دن کے مقابلے میں بہت اچھے ہو"۔ (ترمذی)

حدیث نمبر: (۴۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَ أَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارُ وَاغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا. (رواه الترمذي)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے حکماء تم میں کے نیک لوگ ہیں اور تم میں کے دولت مندوں میں سماحت وسخاوت کی صفت اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوتے ہیں (تو پیٹ) سے بہتر ہے اور جب یہ حالت ہو کہ تمہارے حکمراں تم میں کے بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مندوں میں بخل اور دولت پرستی آجائے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کی رایوں سے چلے تو زمین کا بطن تمہارے لیے اس کی پشت سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر: (۴۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَادِرُوْهَا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَوَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

(رواه المسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرلو اعمالِ صالحہ ان فتنوں کے آنے سے پہلے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح پے بہ پے آئیں گے، صبح کرے گا آدمی اس حال میں کہ اس میں ایمان ہوگا اورشام کرے گا اس حال میں کہ وہ ایمان سے محروم ہوچکا ہوگا اور شام کو وہ مؤمن ہوگا اوراگلی صبح وہ مؤمن نہ رہے گا کافر ہوجائے گا، دنیا کی متاع قلیل کے بدلے وہ اپنا دین و ایمان بیچ ڈالے گا۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر: (۵۰)

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا.

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یقیناً وہ بندہ نیک بخت ہے اور خوش نصیب ہے جو فتنوں سے محفوظ رکھا گیا وہ نیک بخت ہے جو فتنوں سے دُور رکھا گیا، وہ نیک اور جو نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رکھا گیا اور جو بندہ مبتلا ہوگیا اور وہ صابر وثابت قدم رہا، اس کے لیے مبارک بادی ہے۔

حدیث نمبر: (۵۱)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ، قَالُوْا وَمَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ زمانہ قریب قریب ہوجائے گا (یعنی جلدی جلدی گزرے گا برکت ختم ہوجائے گی) اور علم اُٹھالیا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا اور ''ہرج'' بہت ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: ''ہرج'' کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کشت وخون (یعنی قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوگا)۔

حدیث نمبر: (۵۲)

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ''. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کشت وخون کے زمانے میں عبادت میں مشغول ہوجانا ایسا ہے جیسا کہ ہجرت کرکے میری طرف آجانا''۔

حدیث نمبر: (۵۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ''إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ'' قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ''إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ''. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمارہے تھے ایک اعرابی (بدوی) آیا، اس نے آپؐ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو اس وقت قیامت کا انتظار کرو! اس اعرابی نے عرض کیا: امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب معاملات نااہلوں کے سپرد کیے جانے لگیں تو انتظار کرو قیامت کا (ہر عظیم واہم کام کو امانت سے تعبیر کیا جاتا ہے)۔

حدیث نمبر: (۵۴)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ. (رواه الترمذي)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مالِ غنیمت کو بنایا جانے لگے تو ذاتی دولت اور امانت کو مالِ غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان اور علم حاصل کیا جانے لگے دین کے علاوہ دوسری اغراض کے لیے اور لوگ فرماں برداری کرنے لگیں اپنی بیوی کی اور نافرمانی کریں اپنی ماں کی اور اپنے سے لگائیں دوستوں کو اور دُور کریں اپنے باپ کو اور بلند آوازیں مسجدوں میں اور قبیلہ کی سرداری کرے ان میں کا فاسق اور قوم کا لیڈر ایسا شخص ہو جو ان میں سے سب سے کمینہ ہو اور جب کسی آدمی کا اکرام کیا جائے اس کے شر کے ڈر سے اور گانے والیاں اور باجے گاجے عام ہوں اور شرابیں پی جائیں اور امت کے بعد والے اس کے اگلوں پر لعنت کریں تو اس وقت انتظار کرو، سرخ آندھیوں کا اور زلزلوں کا اور زمین میں دھنسائے جانے کا اور صورتیں مسخ کیے جانے کا اور پتھر برسنے کا اور نشانیوں کا جو پے در پے اس طرح آئیں گی جس طرح ایک ہار ہو، کاٹ دیا گیا ہو اس کا دھاگا تو پے در پے گریں اس کے دانے۔ (ترمذی)

حدیث نمبر: (۵۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ وَلَايَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا.

(رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا وقت نہ آجائے کہ) غیر معمولی بہتات ہو مال کی اور وہ بہا بہا پھرے یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکات نکالے اور وہ نہ پاسکے کوئی ایسا (فقیر) جو زکوٰۃ کو اس سے قبول کرے اور ہوجائے عرب کی زمین (جس کا بڑا حصّہ آج بھی بے آب وگیاہ ہے) سرسبز چراگاہوں اور نہروں کی شکل میں۔

حدیث نمبر: (۵۶)

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ: قِيْلَ (فِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ) أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

(رواه مسلم)

ترجمہ: اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہوسکتے ہیں، جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا: ''ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہوجائے گی''۔

حدیث نمبر: (۵۷)

''سَيَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ. يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيْهَا الْأَمِيْنُ وَيَنْطِقُ فِيْهَا

الرُّوَيْبَضَةُ، قِيلَ: وَمَاالرُّوَيْبَضَةُ قَالَ: الرَّجُلُ اَلتَّافِهُ، يَتَكَلَّمُ فِيْ أَمْرِ الْعَامَّةِ''۔

ترجمہ: ''لوگوں پر بہت سال ایسے آئیں گے، جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، بد دیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بد دیانت اور رویضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ نااہل اور بے قیمت آدمی، جو عام لوگوں کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے یعنی ایسے سال آئیں گے، جن میں دھوکہ اور فریب زیادہ ہوجائے گا، مکرو دجل کی گرم بازاری ہوگی اور سچ وجھوٹ کمزور ایمان اور حق و باطل میں امتیاز دشوار ہوجائے گا''۔

حدیث نمبر: (۵۸)

''سَيَأْتِيْ عَلٰى أُمَّتِيْ زَمَانٌ، يَكْثُرُ فِيْهِ الْقُرَّاءُ وَيَقِلُّ فِيْهِ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ ثُمَّ: يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ زَمَانٌ، يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِيْ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُم، ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ الْمُؤْمِنَ فِيْ مِثْلِ مَايَقُوْلُ''۔ (رواه الطبراني)

ترجمہ: میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں قاری بہت ہوں گے: مگر فقیہ کم، علم کا قحط ہوجائے گا اور فتن وفساد کی کثرت، پھر اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جن میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے، جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اُترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت واحترام سے کورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا، جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا، مومن سے دعویٰ توحید میں حجت بازی کرے گا (یعنی یہ وہ دَور ہوگا کہ دین کے حصول کو اپنی شہرت، اپنی دولت کا ذریعہ بنالیا جائے گا، قرآن کو گا گا کر پڑھا جائے گا، علماء کا لباس وہ

اوڑھ کر اپنے کو صلحاء کی صف میں شمار کیا جائے گا۔ حالاں کہ ان کو دین اور علمِ دین کی ہوا بھی نہ لگی ہوگی)۔

حدیث نمبر: (۵۹)

سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْفُجُوْرِ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْحَجْزَ عَلَى الْفُجُوْرِ. (رواه البيهقي)

ترجمہ: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے'' پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے ''نیکوکار'' کہلانے کو پسند کرے یعنی لوگوں کے درمیان فسق و فجور اس قدر بڑھ جائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے بُرائی نکل جائے گی اور بُرائی کو بھی اچھائی اور قابلِ فخر سمجھا جائے گا اور جو لوگ اس بُرائی سے دُور رہیں گے، ان کو قدامت پسند اور بے وقوف سمجھا جائے گا، تو ایسی حالت میں بے وقوف کہلانا کہاں بہتر ہے، اپنے دین و ایمان کا سودا نہ کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر: (۶۰)

لَتُنْقَوُنَّ كَمَا تُنْقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ، فَلْيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوْتُوْا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ. (رواه ابن ماجه)

ترجمہ: تمہیں اس طرح چھانٹ دیا جائے گا، جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹی جاتی ہیں؛ چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اُٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، اس وقت تم سے مرا جاسکتا ہے، تو مر جانا، یعنی اس کا مطلب یہ نہیں ہے تم خودکشی کرلو؛ کیوں کہ خودکشی تو حرام ہے؛ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس وقت کی صورت حال کی شدّت اور نزاعات وفسادات کی کثرت اور شرور وفتن کی زیادتی کی عکاسی مقصود ہے کہ اُس دَور میں مرنے کی گنجائش ہوتی، تو مرا جاسکتا؛ لیکن اسلام میں یہ حرام ہے۔

حدیث نمبر: (٦١)

لَيْتَ شَعْرِيْ! كَيْفَ أُمَّتِيْ بَعْدِيْ حِيْنَ تَتَبَخْتَرُ رِجَالُهُمْ وَتَمْرَحُ نِسَائُهُمْ وَلَيْتَ شَعْرِيْ! حِيْنَ يَصِيْرُوْنَ صِنْفَيْنِ إِنْسَانًا فِيْ نُحُوْرِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسِمْتًا عَمًّا لَا لِغَيْرِ اللّٰهِ. (رواه ابن عساكر)

ترجمہ: کاش! میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا، جب ان کے مرد اکڑ کر چلنے لگیں گے، اوران کی عورتیں (سرِ بازار) اِتراتی پھریں گی اور کاش! میں جان لیتا، جب میری امت کی دو قسمیں ہوجائیں گی، ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لیے سب کچھ کریں گے (یعنی مردوں کالباس اوران کا چلنا پھرنا تکبرانہ ہوگا، اور بات بات میں ڈینگیں مارتے پھریں گے، اورعورتیں ناز ونخرے، بناؤ سنگار اور فیشن کاری میں اس قدر حصہ لیں گی، گویا ان کے پاس، اس کے علاوہ اور کچھ کام ہی نہیں ہے) اور اخلاص کا فقدان ہوگا یعنی دینی تعلیم، نماز وامامت، دینی تحریک سب کے سب ہوں گے؛ مگر مقصد دنیا کا مال ومتاع اور دینی وجاہت ومنصب ہوگا جس کا آج کل کثرت سے اندازہ ہورہا ہے، جس کے نتیجہ میں اصلاح کم اختلاف زیادہ ہورہاہے، اور ہر ایک اپنا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعتِ دین ہی بتاتا ہے؛ مگر صرف لیبل ہی دین کا ہوتا ہے اور اندر دنیوی مقاصد واسرار چھپے ہوتے ہیں)۔

حدیث نمبر: (٦٢)

مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قَبَلًا. فَيُقَالُ لِلَيْتَيْنِ. وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَأَةِ. (رواه الطبراني)

ترجمہ: قربِ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے دیکھ لیا جائے گا (اور پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنالیا جائے گا اور ناگہانی موت عام ہوجائے گی۔

حدیث نمبر: (۶۳)

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: اَلْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَتَخْوِيْنُ الْأَمِيْنِ وَإِيْتِمَانُ الْخَائِنِ. (رواه الحاكم ومستدرك)

ترجمه: قیامت کی خاص علامت میں سے بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہوجانا) امانت دار کو خیانت کار اور خائن کو امانت دار قرار دینا (یعنی بدزبانی، بدکلامی، بے حیائی اور فحش کی کثرت اتنی ہوجائے گی کہ لوگ اس کو بُرا سمجھنا ہی بھول جائیں گے، عیب کو ہنر اور ہنر کو عیب سمجھنے لگیں گے) (آج بالکل یہی منظر کشی ہے)۔

حدیث نمبر: (۶۴)

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ: يُكَذَّبُ فِيْهِ الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيْهِ الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيْهِ الْأَمِيْنُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيَشْهَدُ الْمَرْءُ لَمْ يُسْتَشْهَدْ، وَيَحْلِفُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَّمْ يَسْتَحْلِفْ، وَيَكُوْنُ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

ترجمه: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا اور خیانت پیشے لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائے گا، بغیر طلب کیے لوگ گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اُٹھوائے لوگ حلف اُٹھائیں گے اور کمینے باپ دادا کی اولاد دنیوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے، جن کا نہ اللہ پر ایمان ہوگا اور نہ ہی رسول پر (یعنی اپنی شرافت کی ڈینگیں ماریں گے اور بغیر طلب کے گواہی دیں گے، اور بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے اور جو سب سے زیادہ نکمّا ہوگا وہی دنیا پر چھایا ہوگا)۔

حدیث نمبر: (۶۵)

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُهَّالٌ، وَقُرَّاءٌ فَسَقَةٌ. (رواه الحاكم ومستدرك)

ترجمہ: آخری زمانے میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے (یعنی جاہل عبادت گزار اپنی لاعلمی کی وجہ سے خود بھی فتنے میں مبتلا ہوں گے اور دوسروں کو بھی مبتلا کریں گے اور اپنے غرور میں مبتلا ہوکر دین کا انہدام کر بیٹھیں گے اور یہی حال قاریوں کا ہوگا اور ہو بھی رہا ہے، ان کی چال، ان کا ڈھنگ اور ان کے معاملات اسی پر گمّازہیں)۔

حدیث نمبر: (٦٦)

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ، حَتّٰى يَتَبَاهٰى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. (رواه البيهقي)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر (یا مسجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے (یعنی لوگ مساجد و مکاتب و مدارس بنانے میں اور اس کو سنوارنے میں اور زینت سے آراستہ کرنے میں ایک دوسرے سے فخر کریں گے، جبکہ نتیجہ میں غیبت و چغل خوری جیسے زہر آلود گناہوں میں مبتلا ہوں گے اور ہو بھی رہے ہیں)۔

حدیث نمبر: (٦٧)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْيَابِ الْبَقَرِ، يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ. وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَايَجِدْنَ رِيْحَهَا وَأَنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا . (رواه المسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک، وہ گروہ، جن کے ہاتھ میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے، وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو

(ناحق) ماریں گے، دوم: وہ عورتیں جو (کہنے کوتو) لباس پنے ہوں گی؛ لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لیے ناکافی ہوگا؛ اس لیے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گے (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور وہ خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بھی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی، نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی، حالانکہ جنت کی خوشبو دُور دُور سے آرہی ہوگی، (کوڑے ہاتھ میں لینے والے وہ جلّاد مراد ہیں جو اپنے امیر کے حکم سے فوراً برسانے لگتے ہیں اور حدودِ شرع سے آگے بڑھ جائیں گے)۔

حدیث نمبر: (٦٨)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَاآبَاؤُكُمْ؛ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَايُضِلُّوْنَكُمْ وَلَايَفْتِنُوْنَكُمْ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے وقار لوگ ہوں گے، جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے، جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے بچنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں (یعنی آخری زمانے میں ایسے دجّال و مکّار اور جھوٹے نمودار ہوں گے جو تمہارے سامنے ایسی نئی نئی روایت پیش کریں گے اپنی تقریروں میں کتابوں میں تاکہ لوگوں کی آنکھوں و دلوں پر چھا جائیں گے اور ان کا رعب بیٹھ جائے، ایسے لوگوں سے بچنا چاہیے)۔

حدیث نمبر : (۶۹)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ''. (رواه البخاري)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی، انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، نہ اُن کی مدد سے دست کش ہونے والے، نہ ان کی مخالفت کرنے والے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا، اور یہ جماعت حق پر قائم ہوں گے تو اہلِ حق سے مراد اور امام بخاریؒ کے نزدیک اہلِ علم ہیں، یہ ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے، چاہے جتنے بھی فتنے رونما ہوجائیں یہ کبھی بھی حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے، اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہمیشہ شاملِ حال رہے گی)۔

حدیث نمبر : (۷۰)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اَلْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ الرَّسُوْلِ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُخَالِطُوا السُّلْطَانَ وَيُدَاخِلُوا الدُّنْيَا، فَإِذَا خَالَطُوا السُّلْطَانَ وَدَاخَلُوا الدُّنْيَا، فَقَدْ خَانُوا الرُّسُلَ، فَاحْذَرُوْهُمْ وَاعْتَزِلُوْهُمْ.

(رواه الديلمي)

ترجمہ: حضرت انسؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین ہیں، بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں؛ لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر وشکر ہوں گے، اور دنیا میں گھس گئے تو انھوں نے

رسولوں سے خیانت کی، پھران سے بچو ان سے الگ رہو (یعنی علماء رسولوں کے امین اور دینِ اسلام کے محافظ ونگہبان ہیں، یہی ان کے اہلِ حق ہونے کی علامت ہے؛ لیکن جب ان پر دنیا غالب آجائے اور خواہشِ نفس کی پیروی کرنے لگیں تو سمجھ لو کہ اب یہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کے درپے ہوں گے)۔

حدیث نمبر: (۷۱)

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ رَفَعَهُ ـ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰي يُجْعَلَ كِتَابُ اللهِ عَارًا، وَيَكُوْنُ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا. حَتّٰي تَبْدُوا الشَّحْنَاءُ بَيْنَ النَّاسِ، وَ حَتّٰي يُقْبَضَ الْعِلْمُ. وَيَهْرَمَ الزَّمَانُ وَيَنْقُصَ عُمْرُ الْبَشَرِ، وَتَنْقُصَ السُّنُوْنُ وَالثَّمَرَاتُ، وَيُؤْتَمَنَ التُّهَمَاءُ وَيُتَّهَمَ الْأُمَنَاءُ، وَيُصَدَّقَ الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبَ الصَّادِقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ (وَهُوَالْقَتْلُ) وَحَتّٰي تُبْنَي الْغُرَفُ، فَتَطَاوَلَ، وَ حَتّٰي تَحْزَنَ ذَوَاتُ الْأَوْلَادِ، وَتَفْرَحَ الْعَوَاقِرُ وَيَظْهَرَ الْبَغْيُ، وَالْحَسَدُ وَالشُّحُّ، وَيَهْلِكَ النَّاسُ، وَيَكْثُرَ الْكِذْبُ وَيَقِلَّ الصِّدْقُ، وَحَتّٰى تَخْتَلِفَ الْأُمُوْرُ بَيْنَ النَّاسِ وَيُتَّبَعَ الْهَوٰى وَيُقْضٰى بِالظَّنِّ وَيَكْثُرَ الْمَطَرُ وَيَقِلَّ الثَّمَرُ وَيَغِيْضَ الْعِلْمُ غَيْضًا وَيَفِيْضَ الْجَهْلُ فَيْضًا وَيَكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْظًا وَالشِّتَاءُ قَيْظًا وَحَتّٰى يَجْهَرَ بِالْفَحْشَاءِ وَتُزْوٰى الْأَرْضُ زَيًّا وَتَقُوْمَ الْخُطَبَاءُ بِالْكِذْبِ فَيَجْعَلُوْنَ حَقِّي لِشِرَارِ أُمَّتِي فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِذٰلِكَ وَرَضِيَ بِهٖ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. (رواه الطبراني)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عام ٹھہرایا جائے گا اور اسلام اجنبی ہوجائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پرور عام

ہوجائے گی، اور یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا اور زمانہ بوڑھا ہوجائے گا، انسان کی عمر کم ہوجائے گی۔ ماہ وسال اور غلّہ وثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہوگی، ناقابلِ اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو ناقابلِ اعتماد سمجھا جائے گا۔ فساد اور قتل عام ہوگا، اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا اور یہاں تک کہ صاحبِ اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی، اور بے اولاد خوش ہوں گی اور ظلم، حسد اور لالچ کا دَور دَورہ ہوگا، لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی بہتات ہوگی، اور سچائی کم، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہوگا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اٹکل، پچو فیصلے دیے جائیں گے، بارش کی کثرت کے باوجود غلّے اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے، اور جہالت کا سیلاب اُمڈ آئے گا، اولاد غم وغصّے کا موجب ہوگی اور موسم سرما میں گرمی ہوگی اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی، زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بولیں گے، حتیٰ کہ میرا حق (منصبِ تشریح کو) میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے، پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا، اُسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ معاذ اللہ

حدیث نمبر: (۷۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِيْ خَمْسًا فَعَلَيْهِمُ الدِّمَارُ: إِذَا ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّلَاعُنُ وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ. وَاتَّخَذُوا الْقِيْنَاتِ. وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ. وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہوگی۔ (۱) جب

ان میں باہمی لعن طعن عام ہوجائے (۲) مرد ریشمی لباس پہننے لگیں (۳) گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں (۴) شرابیں پینے لگیں (۵) اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں حفظ اللہ (یعنی جب اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ایک دوسرے پر لعن طعن کرنے لگیں گے، دوسروں کو حقیر اور اپنے کو حق پر سمجھنے لگیں گے، نشے کا اسی طرح دَور دَورہ ہوگا کہ شراب کا نام بدل کر پئیں گے اور ہم جنس پرستی عام ہوجائے گی، تو سمجھ لیجیے کبھی بھی قیامت آجائے گی) (معاذ اللہ)

حدیث نمبر: (۷۳)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ. قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَيَشْهَدُوْنَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ؟ قَالَ نَعَمْ! وَيُصَلُّوْنَ وَيَصُوْمُوْنَ وَيَحُجُّوْنَ. قَالُوْا: فَمَابَالُهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالْقِيْنَاتِ وَالدُّفُوْفَ وَيَشْرَبُوْنَ هٰذِهِ الْأَشْرِبَةِ. فَبَاتُوْا عَلٰى لَهْوِهِمْ فَأَصْبَحُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ. (رواه سعيد بن من منصور، فتح الباري: ص۹۸/ ۱۰۲۰)

ترجمہ: حضرت انسؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا وہ توحید ورسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا: وہ آلاتِ موسیقی، رقاصہ عورتوں، طلبہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے۔ اور شرابیں پیا کریں گے (بالآخر) وہ رات بھر مصروف رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوچکے ہوں گے (معاذ اللہ) (یعنی برائے نام مسلمان بظاہر نمازی، روزہ دار، حاجی وغیرہ سب ہوں گے؛ لیکن وہ دنیا کے عیش و

عشرت میں اس طرح مگن ہوں گے کہ اسلام کو بالائے طاق رکھ دیں گے۔ اور وہ سب کر گزریں گے، جس سے دیکھ کر شیطان بھی شرما جائے گا، اور اپنے آپ کو ان سے بہتر سمجھنے لگے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ رات میں ایک انسانی شکل میں سوئیں گے اور صبح شکل بدل چکی ہوگی) معاذ اللہ۔

حدیث نمبر: (۷۴)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -رَفَعَهُ- إِذَا اسْتَحَلَّتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْخَمْرَ بِالنَّبِيْذِ، وَالرِّبَا بِالْبَيْعِ وَالسُّحْتَ بِالْهَدِيَّةِ وَالتَّجَرُوْا بِالزَّكَاةِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ هَلَاكُهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْمًا. (رواه الديلمي)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے، حلال کرے گی اور مالِ زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی، تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا، گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب (یعنی جب امت شراب کو نبیذ (شربت کا نام دے کر حلال سمجھنے لگے گی، اور سود کو تجارت کا نام دے کر (یعنی جس طرح اس میں نفع ہے اسی طرح اس میں بھی) حلال سمجھے اور رشوت کو تحفہ بولنے لگے، زکوٰۃ سے تجارت ہونے لگے تو اس وقت اس قوم کی ہلاکت کا وقت آ گیا)۔

حدیث نمبر: (۷۵)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَنْمِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْعَامِرٍ أَوْ أَبُوْمَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَبِاللّٰهِ مَا كَذَبَنِيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ،

فَيَقُوْلُوْنَ: إِرْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعِلْمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن غَنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، بخدا! انہوں نے غلط بیانی نہیں کی، انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب، اور آلاتِ موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کرلیں گے، اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے، وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے، ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا، وہ (از راہِ حقارت) کہیں گے، کل آنا، بس اللہ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور وہ پہاڑ کو ان پر گرادے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوش نما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنادے گا۔ (معاذ اللہ)

حدیث نمبر: (۷۶)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ". (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: خدا کی قسم! مجھے تمہارے متعلق فقر وفاقہ کا خطرہ نہیں؛ بلکہ ڈر اِس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے، جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی، پھر تم ایک دوسرے پر اس میں حرص کرنے لگو، جس طرح پہلی امتوں نے حرص کی، پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر ڈالے، جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کردیا (یعنی فقر وفاقہ کوئی

ایسی چیز نہیں جس سے گھبرایا اور ڈرا جائے؛ کیونکہ اس سے عموماً صرف دنیوی نقصان ہوتے ہیں اوراس کے مقابلے میں مال و دولت کا فتنہ ایسا فتنہ ہے جس سے عموماً دنیوی و اُخروی دونوں نقصان ہوتے ہیں، آپسی رشتے میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں)۔

حدیث نمبر: (۷۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مُقِيْتًا مُمَقَّتًا. فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مُقِيتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا. فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ. فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا. فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ. (رواه ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم و حیا چھین لیتے ہیں اور جب اس سے حیا جاتی رہتی ہے، تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اس کو شدید مبغوض اور قابلِ نفرت پاؤ گے اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے، تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو تم (اس کی بدامانتی کی وجہ سے) اُسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے، تو اسے رحمت بھی اس سے چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے، تو تم اُسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود و ملعون پاؤ گے اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے، تو اُس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اُس کو اسلام سے عار آنے لگتی ہے) ''معاذ اللہ''۔

حدیث نمبر: (۷۸)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (مَرْفُوعًا): ''إِنَّ أَوَّلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خِيَارُهُمْ، وَاٰخِرَهَا شِرَارُهُمْ مُخْتَلِفِينَ. فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْتَأْتِهِ مُنِيَّتُهُ وَهُوَ يَأْتِي النَّاسَ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ''.

(رواه الطبراني)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اس امت کا اوّل حصّہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصّہ بدترین لوگوں کا ہوگا، جن کے درمیان باہمی اختلاف وانتشار کارفرما ہوگا، پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کی موت اس حالت پر آنی چاہیے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو، جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے (یعنی بہترین دورِ صحابہؓ، تابعینؒ، تبعِ تابعینؒ کا ہوگا؛ لیکن اس کے بعد زوال آتا رہے گا جس کے سبب آپسی رسّہ کشی وانتشار ہوگا، جیسا کہ ہو رہا ہے، ہر ایک اپنی اینٹ کی دیوار کھڑی کرنے میں لگا ہوا ہے۔)

حدیث نمبر: (۷۹)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَأَعْلَامِهَا فَقَالَ: يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ السَّاعَةَ أَعْلَامًا وَإِنَّ لِلسَّاعَةِ أَشْرَاطًا: أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ غَيْظًا، وَأَنْ يَكُونَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَأَنْ تَفِيضَ الْأَشْرَارُ فَيْضًا. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُصَدَّقَ الْكَاذِبُ، وَأَنْ يُكَذَّبَ الصَّادِقُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَأَنْ يُخَوَّنَ الْأَمِينُ. يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يُوَاصَلَ الْأَطْبَاقُ، وَأَنْ يُقَاطَعَ الْأَرْحَامُ؛ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ

وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُّسَوِّدَ كُلَّ قَبِيلَةٍ مُنَافِقُوهَا وَكُلَّ سُوقٍ فُجَّارُهَا، يَاابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يَكُونَ الْمُؤْمِنُ فِي الْقِيَامَةِ أَذَلَّ مِنَ النَّقَدِ، يَاابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا، أَنْ تُزَخْرَفَ الْمَحَارِيبُ وَتُخْرَبَ الْقُلُوبُ؛ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يَكْتَفِيَ الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ؛يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يَكْنَفَ الْمَسْجِدُ وَتَعْلُوا الْمَنَابِرُ؛يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ يُعْمَرَ خَرَابُ الدُّنْيَا وَيُخَرَّبَ عُمْرَانُهَا؛يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ تَظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَشُرْبُ الْخُمُوْرِ،يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ تُشْرَبَ الْخُمُوْرُ؛يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا: أَنْ تُكْثَرَ الشُّرَطُ وَالْهَمَّازُوْنَ وَالْخَمَّارُوْنَ وَاللَّمَّازُوْنَ؛يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا:أَنْ تُكْثَرَ أَوْلَادُ الزِّنَا. (رواه الطبراني)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا، فرمایا: اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار ہیں، وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم وغصے کا باعث ہوگی، بارش کے باوجود گرمی ہوگی اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامت میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامت میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامت میں سے یہ بھی ہے کہ بے گانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور اپنوں سے توڑا

جائے گا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھوں میں۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ مومن اپنے قبیلے میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کریں گے۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالی شان بنائے جائیں گے اور اونچے منبر رکھے جائیں گے۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دَور دَورہ ہوگا۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں اور عیب چینوں، غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔ اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامت میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی۔

حدیث نمبر: (۸۰)

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ وَأَبِي عُبَيْدَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَدَأَ هٰذَا الْأَمْرَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً وَّكَائِنًا خِلَافَةً وَّرَحْمَةً وَّكَائِنًا. مُلْكًا عَضُوضًا وَّكَائِنًا عُتُوَّةً

وَّجَبْرِيَّةً وَّفَسَادًا فِي الْأُمَّةِ الْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ وَالْحَرِيْرَ وَيُنْصَرُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُرْزَقُوْنَ أَبَدًا؛ حَتّٰى يَلْقُوا اللّٰهَ. (رواه أبو داؤد الطيالسيّ والبيهقيّ)

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ خشنی ، ابوعبیدہ بن جرّاح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی ابتداء نبوت ورحمت سے فرمائی، پھر (دورِ نبوّت کے بعد) خلافت ورحمت کا دَور ہوگا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی، اس کے بعد خالص آمریت، جبر واستبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دَور آئے گا، یہ لوگ زنا کاری، شراب نوشی اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کرلیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انھیں رزق بھی ملتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔

(یعنی دین کے ابتدائے دَور میں نبوت ورحمت وبرکت کا دَور دَورہ تھا؛ کیونکہ نبی اور صحابہ وتابعین کا زمانہ تھا؛ لیکن جیسے جیسے زمانہ گزرتا رہے گا ویسے ویسے فتنے فساد، فسق و فجور رونما ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ قیامت آجائے؛ کیونکہ اب اس کے بعد عمل کا باب بند، حساب کا دریچہ کھلے گا)۔

حدیث نمبر: (۸۱)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَايُبَالِي الْمَرْءُ مَاأَخَذَ مِنْهُ؛ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمِنَ الْحَرَامِ؟ (رواه البخاري والنسائي)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا، جس میں آدمی کو (خود ثرائی اور حرص کی بنا پر) یہ پروہ نہیں ہوگی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟ (یعنی دولت کی حرص انسان کو اندھا وبہرا کردے گی اپنی چندروزہ خواہش کو پورا کرنے کے خاطر دین وشریعت کے ساری حدود کو پار کرجائے گا اور اپنے آپ کو ہلاکت وبربادی کے گڑھے میں ڈھکیل دے گا)۔

حدیث نمبر: (۸۲)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تُصِيبَ أُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَايَنْجُوْ مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ؛ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ، وَ يَدِهٖ وَ قَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ ــ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ ــ وَ رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ رَأٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ، أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ؛ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کو اربابِ اقتدار کی جانب سے (دین کے مقابلے میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی (ان کے وبال سے) صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے: اوّل وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک پہنچایا، پھر اس کے خاطر دل وزبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا، یہ شخص ان پیش قدمیوں کی وجہ سے آگے نکل گیا۔ دوم: وہ شخص جس نے دین کو پہنچایا، پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا) سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی؛ مگر خاموش رہا، کسی کو عملِ خیر کرتے دیکھا، تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا، تو اس سے دل میں بغض رکھا، پس یہ شخص اپنی محبت وعداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔

حدیث نمبر: (۸۳)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَلَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ". (رواه الترمذي وأحمد)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا، اور برُائی سے روکنا ہوگا، ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے (اس عذاب کے ٹلنے کی) دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوگی (یعنی جس طرح نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ فرض ہیں اسی طرح انفرادی طور پر اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برُی باتوں سے روکنا ہر مسلمان عاقل، بالغ اور مرد وعورت پر فرض ہے، اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں)۔

حدیث نمبر: (۸۴)

عَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ تَحْتَ يَدِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهِ، مَالَمْ تُمَالِّ قَارِئُهَا أُمَرَائَهَا وَيُذَكِّ صَالِحُوهَا فُجَّارَهَا، وَمَالَمْ يُهِنَّ خِيَارُهَا شِرَارَهَا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدَهُ، ثُمَّ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ جَبَابِرَتَهُمْ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ وَضَرَبَهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْفَقْرِ وَمَلَأَ قُلُوْبُهُمْ رُعْبًا". (رواه عبدالله بن مباركؒ في الرَّقَائِقِ)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں: یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی، جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے اور امت کے نیک لوگ (از راہِ خوشامد) بدکاروں کی پیش قدمی نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) برُے لوگوں کو اُمیدیں نہیں دلائیں گے؛ لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا

ہاتھ اُٹھالے گا، پھران میں کے جبّار وقہّار اور سرکش لوگوں کوان پر مسلّط کردے گا، جو انہیں بدترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور فقر وفاقے میں مبتلا کردیں گے اوران کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھردیں گے (جب یہ لوگ سپاہی حکمرانوں کی اچھی و بُری اور صحیح وغلط ہر بات میں تصدیق وتائید کرنے لگیں گے، تو یہ اللہ کی حفاظت سے محروم کردیے جائیں گے، نہ دین ملے گا اور نہ ہی دنیا)۔

حدیث نمبر: (۸۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ''لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَكُوْنُ هِمَّةُ أَحَدِهِمْ فِيْهِ بَطْنَهُ وَدِيْنَهُ هَوَاهُ''. (في الرقائق)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دَور آئے گا، جس میں آدمی کا اہم مقصد شکم پروری بن جائے گا اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا۔

(یعنی اپنے پیٹ کی خاطر بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کریں گے، جس کے سبب عدل و انصاف واخوت ورحم کو یکسر بھول جائیں گے، اور خواہشوں کی اتباع کی وجہ سے دین پر چلنا چھوڑ دیں گے، یا اسی کو دین سمجھ لیں گے)

حدیث نمبر: (۸۶)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ، إِخْوَانُ الْعَلَانِيَّةِ أَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ، وَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ''. (رواه أحمد والطبراني في المعجم الأوسط)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی، جو اوپر سے خیر سگالی (یعنی دوست اور بھائی) کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے

باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے یہ ظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے (یعنی اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے دوستی کا مظاہرہ کریں گے اور حقیقت میں دوست نہ ہوں گے؛ بلکہ دل میں نفرت اور عداوت ہوگی)۔

حدیث نمبر: (۸۷)

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَ فِتْنَةُ أُمَّتِيْ الْمَالُ''.

(رواه الترمذيؒ والبيهقيؒ)

ترجمہ: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا خاص فتنہ ''مال'' ہے۔ (یعنی مال کی ہوس میں انسان بہت سے حدود پار کرتا ہے، حلال وحرام کو بھول جاتا ہے، رات و دن اُسی کی ہوس میں سرگرداں رہتا ہے، جس کے نتیجے میں اختلاف وانتشار، کذب و بہتان کا بازار گرم ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ قتل وگارت گری کا فضا ہموار ہوجاتی ہے)

حدیث نمبر: (۸۸)

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''يَظْهَرُ هٰذَا الدِّيْنُ، حَتّٰى يُجَاوِزَ الْبِحَارَ، وَ حَتّٰى يُخَاضَ الْخَيْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ ثُمَّ يَأْتِيْ أَقْوَامٌ يُقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ. فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَالُوْا: قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْاٰنَ فَمَنْ أَقْرَأُ مِنَّا؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِيْ أُولٰٓئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُولٰئِكَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ أُولٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ''.

(رواه بزار في المسند)

ترجمہ: حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے، اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے، جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے: ''ہم نے قرآن تو پڑھ لیا، اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑا عالم کون ہے؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہوگی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں میں سے ہی شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہوں گے، یہ لوگ (دوزخ) کی آگ کا ایندھن ہوں گے (یعنی دین پورے عالم میں پھیل جائے گا، ہر جگہ دین کی حفاظت و اشاعت ہوگی؛ لیکن اس کے بعد کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جو خود پسندی میں مبتلا ہوں گے، چاہے تھوڑا علم رکھنے والا ہو یا زیادہ، اپنے ہی کو اچھا سمجھے گا اور اپنے کو بے نیاز سمجھے گا، عالم اپنے انداز میں، قاری اپنی خوش الحانی کے ذریعہ، ایک عام آدمی تھوڑی سی دین کی بات جان کر بڑے بڑے دعویٰ کریں گے، حالانکہ انہیں کچھ بھی پتا نہیں ہوگا)۔

حدیث نمبر: (۸۹)

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ، حَتّٰى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ شَهَادَةِ الزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ.

(رواه البخاريّ في الأدب المفرد و إمام أحمدؒ مسند أحمد)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: قیامت سے پہلے کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی، خاص خاص لوگوں کو سلام کرنا، تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ شریک اور مددگار ہوں گی، رشتہ داروں

سے قطع تعلقی، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا (یعنی جو بڑے لوگ ہوں گے اور ان سے کچھ اغراض وابستہ ہوں گے ان کو سلام کیا جائے گا اور جو چھوٹے ہوں گے ان سے منہ پھیر لیا جائے گا، تجارت کی دوڑ میں عورتوں کی نمائش کی جائے گی، ان کو خرید وفروخت کے وقت پیش پیش رکھا جائے گا، تاکہ اشیاء کی خرید وفروخت زیادہ ہو اور گراہکوں کی آمد ورفت لگی رہے۔ دنیا کی تلاش میں اپنوں کو بھلا دیا جائے گا، سب سے بڑا ان کا قریبی دوست وہ مال ودولت ہوگا، اور اپنی خود خود نمائش کی خاطر اور غلط نظریات کو پھیلانے کی خاطر کوئی فقہ کی کتاب، کوئی قرآن کی تفسیر اور کوئی حدیث کی تشریح پر کتابیں لکھ رہا ہوگا اور خودساختہ محقق حق وباطل کی تمیز کے بغیر مصنف ومؤلف بنا ہوگا) ''معاذ اللہ''۔

حدیث نمبر: (۹۰)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَايُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَ أَنْ لَّايُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهُ وَ أَنْ يُبْرِدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ لِفَقْرِهٖ وَأَنْ تَتَطَاوَلَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رِعَاءُ الشَّاءِ فِي الْبُنْيَانِ''. (رواه ابن خزيمة والبيهقي)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا؛ مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا، اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کرے گا، اور یہ کہ ایک معمولی بچہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا اور یہ کہ جو لوگ کبھی ننگے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے، وہی اونچی اونچی بلڈنگوں میں ڈینگیں ماریں گے۔

حدیث نمبر: (۹۱)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَاتَزَالُ الْأُمَّةُ عَلٰى شَرِيْعَتِهٖ مَالَمْ يَظْهَرْ فِيْهِمْ ثَلَاثٌ، مَالَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرْ فِيْهِمْ وَلَدُ الْخُبْثِ، وَيَظْهَرْ فِيْهِمُ السَّتَّارُوْنَ، قَالُوْا وَمَاالسَّتَّارُوْنَ؟ قَالَ: بَشَرٌ يَكُوْنُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ، تَكُوْنَ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَلَاقَوْا التَّلَاعُنَ''. (رواه أحمد والمسند كبير)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: یہ امت شریعت پر قائم رہے گی، جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں، جب تک کہ ان میں علم (اور علماء) کو اُٹھا نہ لیا جائے، اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہوجائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہوجائیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: لعنت بازوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے۔

حدیث نمبر: (۹۲)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ''يَكُوْنُ فِتْنَةٌ، فَيَقُوْمُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُوْنَ خَيْشُوْمَهَا، حَتّٰى تَذْهَبَ، ثُمَّ تَكُوْنَ أُخْرٰى فَيَقُوْمُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُوْنَ خَيْشُوْمَهَا، حَتّٰى تَذْهَبَ، ثُمَّ تَكُوْنُ أُخْرٰى فَيَقُوْمُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُوْنَ خَيْشُوْمَهَا، حَتّٰى تَذْهَبَ، ثُمَّ تَكُوْنُ أُخْرٰى فَيَقُوْمُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُوْنَ خَيْشُوْمَهَا، حَتّٰى تَذْهَبَ، ثُمَّ تَكُوْنُ الْخَامِسَةُ وَهِيَ مَجَلِّلَةٌ، تَنْشَقُّ فِي الْأَرْضِ كَمَا يَنْشَقُّ الْمَاءُ''.

(رواه ابن شيبه في المصنف)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا، جس

کے مقابلے کچھ مردانِ خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے، جس سے وہ ختم ہوجائے گا، پھر ایک فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلے میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے، پھر ایک فتنہ کھڑا ہوگا، اس کے مقابلے میں بھی کچھ مردانِ کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے، پھر ایک فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلے میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اُسے مٹا کر دم لیں گے، پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا، وہ عالم گیر ہوگا، یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا، جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے (یعنی یکے بعد دیگرے فتنے آئیں گے ہر ایک کا مقابلہ کیا جائے گا؛ لیکن ایک ایسا فتنہ آئے گا جو عالم گیر ہوگا اور پوری دنیا میں پھیل جائے گا اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوگا، اور وہ فتنہ دجّال کا ہوگا اُس سے عام لوگ مقابلہ نہ کر پائیں گے؛ اس لیے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور اس کا مقابلہ کریں گے)۔

حدیث نمبر: (۹۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ، اٰخِرُهَا الْفَنَاءُ''.

(رواہ أبو داؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے، ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ ہلاک و برباد کرنے والا ہوگا۔ (یعنی وہ چار فتنے جن کا حدیث میں ذکر ہے اس سے مراد یہ ہیں: جب خون کو حلال کرلیا جائے گا (۲) خون اور مال کو حلال کرلیا جائے گا (۳) ان دونوں کی شرم گاہ کو بھی حلال کرلیا جائے گا؛ لیکن آخری فتنہ ایسا ہوگا جو سب پر حاوی ہوگا، وہ ہوگا ''دجالی فتنہ'')۔

حدیث نمبر: (۹۴)

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''اَلْعِبَارَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ''.

(رواه مسلم، والترمذي، وابن ماجه)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: فتنے وفساد کے زمانے میں عبادت کرنا ایسا ہے، جیسے: میری طرف ہجرت کر کے آنا۔ (یعنی فتنے وفساد کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ اس میں چند افراد کے سوا لوگ عبادت سے غافل ہوجاتے ہیں اور اللہ سے مدد نہیں مانگتے: حالانکہ اللہ ہی بنانے والا ہے اور بگاڑنے والا ہے، اس وجہ سے لوگ اور فتنے میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں)۔

حدیث نمبر: (۹۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ''لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَأْخُذَ اللّٰهُ شَرِيطَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَبْقٰى مِنْهَا عُجَاجٌ، لَايَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَايُنْكِرُونَ مُنْكَرًا''. (رواه إمام أحمدؒ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا یا پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے، جو نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے، نہ کسی بُرائی کو بُرائی۔

(یکے بعد دیگرے اللہ اپنے نیک بندوں کو اُٹھائے گا پھر زمین خیر سے محروم ہوجائے گی، شرور وفتن سے بھر جائے گی، انسان جانوروں جیسی زندگی گزارنے لگے گا)۔

حدیث نمبر: (۹۶)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَايَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَالْمَالُ إِلَّا إِفَاضَةً وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ خَلْقِهٖ'' (رواه الطبرانيؒ)

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حالات میں دن بہ دن شدت پیدا ہوتی جائے گی، مال میں اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اُٹھالیے جائیں گے، مال ومتاع میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا؛ لیکن پھر بھی لوگ اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرتے رہیں گے بے برکتی کی وجہ سے)

حدیث نمبر: (۹۷)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَاتَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْاٰخَرُ سَوْدَاءُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَايَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَايُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَاأُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

(رواه مسلم و أحمد)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگرے آئیں گے، جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا در آتا ہے؛ چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کرلیا وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے، اور اس

پر (ان فتنوں کے عوض) یک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا، اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنے کو رد کر دینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا، یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی اور ایک سنگِ مرمر جیسا سفید، تو اُسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ اُلٹے کوزے کی طرح (کہ غیر کی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رہ گئی ہیں، نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا، نہ کسی بُرائی کو بُرائی، اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی)۔

حدیث نمبر: (۹۸)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ: رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَ أَنَا أَنْتَظِرُ الْاٰخِرَ. حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نُزِلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا. قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَيُقْبَضُ، فَيَبْقٰى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا. وَ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ. وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. (رواه البخاري و مسلم)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے دو باتیں بتلائیں: ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی اور دوسرے کا منتظر ہوں۔ پہلی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتلائی کہ امانت (نورِ ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اُترا، بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا، پھر سنت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے

خود کرلیا)، دوسری بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے اُٹھ جانے کے بارے میں فرمائی، فرمایا: آدمی ایک دفعہ سوئے گا، تو امانت کا کچھ حصہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا؛ چنانچہ تِل کے نشان کی طرح نشان رہ جائے گا، پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصہ بھی قبض کرلیا جائے گا، اس کا نشان آبلے کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم اپنے پاؤں پر آگ کا انگارہ کھینچو، تو آبلہ بھرا ہوا نظر آئے گا؛ مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، اور دن بھر لوگ خرید وفروخت کریں گے؛ لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں ملے گا، جو امانت ادا کرتا ہو؛ چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہوگا) کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں آدمی امانت دار ہے اور (بداخلاقی کا یہ حال ہوگا) کہ آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ واہ واہ! کتنا عقل مند آدمی ہے، کتنا زندہ دل آدمی ہے، کتنا بہادر آدمی ہے (وہ ایسا ویسا ہے) حالاں کہ اس بندۂ خدا کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر: (۹۹)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَ شَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ! قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ! وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ هُدىً وَ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدِيِّيْنَ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ! دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَاقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعُضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

(وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ) قَالَ: يَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَايَهْدُوْنَ بِهَدْيِيْ وَلَايَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ، رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ. قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْأَمِيْرَ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ''. (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں پھنسے ہوئے تھے، حق تعالیٰ شانہٗ نے (آپ کی بدولت) ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی (یعنی اسلام) تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں؛ مگر اس میں کدورت ہوگی، میں نے کہا: کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے، جو میری سنت کے بجائے دوسری چیزوں کی تلقین کریں گے، ان میں نیک و بد کی آمیزش ہوگی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ذرا ان کا حال تو بیان فرمایئے، فرمایا: وہ بھی اسی ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی اسلام کے مدعی ہوں گے اور اسلامی اصطلاحات کو مطلب براری ک لیے استعمال کریں گے) میں نے عرض کیا: اگر یہ بُرا وقت مجھ پر آجائے تو آپ مجھ کو کیا ہدایت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہنا، میں نے عرض کیا: اگر اُس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو، نہ امام، تو پھر؟ فرمایا: ان تمام فرقوں سے الگ رہو، خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ میں جگہ بنانی پڑے، حتیٰ کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

(اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ) میرے بعد کچھ مقتداء اور حکام ہوں گے، جو نہ میری سیرت پر چلیں گے، نہ میری سنت کو اپنائیں گے، اس میں کچھ ایسے لوگ کھڑے

ہوں گے جن کے قلوب انسانی جسم میں شیاطین کے قلوب ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر یہ بُرا وقت مجھ پر آجائے، تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا: (جائز اُمور میں) امیر کی سمع وطاعت بجالانا، خواہ وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال لوٹ لے، تب بھی سمع وطاعت بجالانا۔

حدیث نمبر: (۱۰۰)

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: اِصْبِرُوْا فَإِنَّهُ لَايَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ. حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه البخاري)

ترجمہ: زبیر بن عدی تابعی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ان مصائب پر صبر کرو، اس کے بعد جو بھی زمانہ آئے گا، اس بدتر ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب کے حضور میں حاضر ہوجاؤ گے، یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

مآخذ ومراجع

(۱)	الأحاديث المختارة	تحقیق: عبدالملک بن عبداللہ بن دہیش المطبوعة بدار خضر، بیروت، لبنان
(۲)	الأدب المفرد	تحقیق: سمیر بن امین زہیری طبع: مکتبة المعارف والتوزیع، الریاض
(۳)	الإرشاد في معرفة علماء الحديث	تحقیق: محمد سعید بن عمر ادریس طبع: مکتبة الرشید، الریاض
(۴)	الإعتصام للشاطبي	تحقیق: ابو عبیدة مشہور بن حسن آل سلمان طبع: مکتبة التوحید
(۵)	الإيمان لابن منده	تحقیق: دکتور علی بن محمد طبع: موسسة الرسالة
(۶)	التمهيد لابن عبدالبر	تحقیق: مصطفی العلوی ومحمد عبدالکبیر البکری
(۷)	الثقات لابن حبان	طبع: دائرة المعارف العثمانیة، حیدرآباد، الہند
(۸)	الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع للبغدادي	تحقیق: محمود الطحان طبع: مکتبة المعارف، الریاض
(۹)	الجرح و التعديل لابن أبي حاتم	طبع: دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، الہند
(۱۰)	الدر المنثور للسيوطي	تحقیق: عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی طبع: مرکز ہجر للبحوث والدراسات

(۱۱)	الرسالة المستطرفة الكتابني	طبع: دارالبشائرالاسلامیۃ، بیروت، لبنان
(۱۲)	الضعفاء الكبير للعقيلي	عبدالمعطی امین قلعجی طبع: دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان
(۱۳)	كتاب العلل لابن حاتم	
(۱۴)	العلل لدّارقطني	تحقیق: محفوظ الرحمٰن طبع: دارطیبہ، الریاض
(۱۵)	المسند للديلمي	تحقیق: سعید بن یسبونی زغلول طبع: دارالکتب العلمیۃ
(۱۶)	الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي	تحقیق: سہیل زکار طبع: دارالفکر، بیروت
(۱۷)	المجروحين لابن حبان	تحقیق: محمود ابراہیم زاہد طبع: دارالمعرفۃ، بیروت، لبان
(۱۸)	المحلّى لابن حزم	تحقیق: محمد منیر الدمشقی طبع: ادارۃ الطباعۃ المنیر ۃ
(۱۹)	المدخل إلى السنن الكبرىٰ للبيهقي	تحقیق: ضیاء الرحمٰن اعظمی طبع: اضواء السلف، الریاض
(۲۰)	المستدرك على الصحيحين للنيسابوري	طبع: دارالحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع، القاہرۃ
(۲۱)	المعجم الكبير للطبراني	تحقیق: حمدی عبدالماجدی السّلفی طبع: مکتۃ ابن تیمیۃ، القاہرہ
(۲۲)	المعجم الأوسط للطبراني	تحقیق: طارق بن عوض اللہ وعبدالمحسن بن ابراہیم طبع: دارالحرمین للطباعۃ، والنشر والتوزیع، القاہرۃ
(۲۳)	المغني في الضعفاء	تحقیق: دکتور نورالدین عتر طبع: ادارۃ احیاء التراث الاسلامی، قطر

(۲۴)	نوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول للحكيم الترمذي	تحقیق: توفیق محمود تکلة طبع: دار النوادر
(۲۵)	أوجز المسالك إلى مؤطا مالك	تحقیق: تقی الدین الندوی طبع: دار القلم، دمشق
(۲۶)	بذل المجهود في حل أبى داؤد للسهارن فوري	طبع: دار الکتب العلمیة
(۲۷)	تاريخ البخارى الكبير للإمام البخاري	طبع: دار الکتب العلمیة
(۲۸)	تحفة الأحوذي للمباركفوري	تحقیق: عبد الرحمٰن محمد عثمان طبع: دار الفکر للطباعة
(۲۹)	تفسير ابن كثير	تحقیق: مصطفیٰ السید محمد وزملائہٗ طبع: مؤسسة قرطبة
(۳۰)	جامع البيان عن تاويل القرأن للطبري	تحقیق: عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی طبع: دار الہجر للطباعة والنشر والتوزیع
(۳۱)	الجامع لأحكام القرأن الشهير وتفسير القرطبي	تحقیق: عبد اللہ بن المحسن الترکی طبع: مؤسسة الرسالة، بیروت
(۳۲)	تهذيب التهذيب للحافظ بن حجر العسقلاني	تحقیق: ابراہیم الزیبق وعادل مرشد طبع: مؤسسة الرسالة
(۳۳)	تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزي	تحقیق: بشار عوّاد معروف طبع: مؤسسة الرسالة
(۳۴)	جامع العلوم والحكم لابن رجب الحنبلي	تحقیق: محمد الاحمدی بن ابو النور طبع: دار السلام للطباعة والنشر التوزیع
(۳۵)	حلية الأولياء و طبقات الأصفياء للأصفهاني	طبع: دار الکتب العلمیة

(۳۶)	سنن البيهقي الكبرىٰ	تحقیق: محمد عبد القادر عطا طبع: دار الكتب العلمية
(۳۷)	السنن الكبرىٰ للنسائي	تحقیق: حسن عبد المنعم شلبی طبع: مؤسسة الرسالة
(۳۸)	سنن سعيد بن منصور	تحقیق: سعد بن عبد الله آل حميد طبع: دار الصميعي ، الرياض
(۳۹)	سير أعلام النبلاء للذهبي	تحقیق: دکتور بشار عوّاد معروف طبع: مؤسسة الرسالة
(۴۰)	اعتقاد أهل السنة و الجماعة للالكائي	طبع: دار طيبة للنشر و التوزيع، الرياض
(۴۱)	شرح صحيح المسلم للنووي	طبع: مؤسسة قرطبة
(۴۲)	شعب الإيمان للبيهقي	تحقیق: ابو هاجر محمد السعيد زغلول طبع: دار الكتب العلمية
(۴۳)	صحيح ابن حبان	تحقیق: شعيب ال أرناؤط طبع: مؤسسة الرسالة
(۴۴)	طبقات المحدثين بأصبهان لابن حبان أبي الشيخ الأنصارى	تحقیق: عبد الغفور عبد الحق حسين طبع: مؤسسة الرسالة